SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October, 30, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ اضل آعمالھم۔ والذین امنوا و عملوا الصلحٰت و امنوا بما نُزّل علٰی محمّد وھوالحقّ من رّبھم کفر عنھم سیاٰتھم و اَصلَح بالَھُم۔ ذٰلک باَنّ الذّین کفروا اتّبعُوا الباطلَ و ان الذّین امنوا اتبعوا الحق من ربھم کذٰلکَ یضرب اللہ للنّاس امثالَھُم۔

ترجمہ۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور اوروں کو اللہ تعالٰی کے رستے سے روکا تو اللہ تعالٰی نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو کتاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی ہے اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے۔ ان سے ان کے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October, 30, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم۔ والذین امنوا و عملوا الصلحت و امنوا بما نزل علی محمد وھوالحق من ربھم کفر عنھم سیاٰتھم و اصلح بالھم۔ ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل و ان الذین امنوا اتبعوا الحق من ربھم کذلک یضرب اللہ للناس امثالھم۔

ترجمہ۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور اوروں کو اللہ تعالٰی کے رستے سے روکا تو اللہ تعالٰی نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو کتاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی ہے اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے۔ ان سے ان کے

گناہ دور کر دیے اور ان کی حالت سنوار دی۔ یہ (حبط اعمال اور اصلاح حال)
اس لیے ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹی بات کی پیروی کی
اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے (دین) حق کے پیچھے چلے۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کے حالات بیان فرماتا ہے۔
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(سورۃ محمد۔ آیات ۱ تا ۳)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
میں اپنے ساتھیوں سے تھوڑی سی رہنمائی میں تعاون چاہوں گا۔ کل جو فیصلہ کیا گیا تھا، ہمارے کچھ ساتھی آج بلوچستان جا چکے ہیں اور کچھ نے جانا ہے۔ آج ایک بڑی اہم commmittee meeting بھی ہے جہاں aid اور باقی مسائل کے اوپر توجہ دینی ہے۔ وقت تھوڑا ہے تو مختصر تھوڑا سا delay کرکے کوئی تقریباً ساڑھے گیارہ اور پونے بارہ تک ہم prorogue کر لیں گے تو main چیزیں جو ہیں اس کو دیکھ لیں گے۔

Is that O.K to everybody . I will take the leave applications.

Leave of Absence

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: صدر محترم کی تقریر پر بحث جاری تھی اور ہم تو بات کرنا چاہتے تھے۔ اگر ہمیں تھوڑا سا وقت مل جائے مختصر رکھیں گے---

جناب چیئرمین: جتنا بھی time ہوگا وہ تو کر لیجئے گا۔ وہ تو ٹھیک ہے۔
ڈاکٹر محمد ساعد ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۷ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالمالک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۴ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، صاحبزادہ خالد جان نے ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ ۲۴ تا ۳۰ اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب رضا محمد رضا نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۷ سے ۳۰ اکتوبر تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۳۰ اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، محترمہ رتنا ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۷ تا ۲۹ اکتوبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، حاجی لیاقت علی بنگزئی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۴ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

Condonation of Delay and Presentation of Reports

Mr. Chairman: Item No. 2 Senator Dr. Khalid Ranjha.

Senator Dr. Khalid Ranjha: I, as Chairman, Standing

Committee on Law, Justice and Human Rights and Parliamentary Affairs to move that under Sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the following Private Members' Bill, be condoned till today:-

i) The Constitution (Amendment-I) Bill, 2008, (Amendment of Article 218) (Mr. Kamran Murtaza)

ii) The Constitution (Amendment-II) Bill, 2008, (Amendment of Article 268) (Mr. Kamran Murtaza).

iii The Constitution (Amendment-IV) Bill, 2008, (Amendment of Article 101) (Mr. Kamran Murtaza).

iv) The Constitution (Amendment-X) Bill, 2007, (Amendment of Article 153) (Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

v) The Constitution (Amendment-XI) Bill, 2007, (Amendment of Article 156) Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

vi) The Constitution (Amendment-XII) Bill, 2007, (Amendment of Article 137) (Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried.

We go on to Item No.3.

Senator Dr. Khalid Ranjha: I, as Chairman, Standing Committee on Law, Justice and Human Rights and Parliamentary Affairs seek permission to present report of the Committee on the following Private Members' Bill:-

i) The Constitution (Amendment-I) Bill, 2008, (Amendment of Article 218) (Mr. Kamran Murtaza)

ii) The Constitution (Amendment-II) Bill, 2008, (Amendment of Article 268) (Mr. Kamran Murtaza).

iii) The Constitution (Amendment-IV) Bill, 2008, (Amendment of Article 101) (Mr. Kamran Murtaza).

iv) The Constitution (Amendment-X) Bill, 2007, (Amendment of Article 153) (Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

v) The Constitution (Amendment-XI) Bill, 2007, (Amendment of Article 156) Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

vi) The Constitution (Amendment-XII) Bill, 2007, (Amendment of Article 137) (Mr. Kamran Murtaza and Mr. Rahmatullah Khan Kakar, Advocate).

Mr. Chairman: The report stands presented.

Item No.4. مشاہد حسین سید کی جگہ مشہدی صاحب آپ move کر دیں گے۔

Senator Col. (Retd) Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, on behalf of the Chairman, Standing Committee on Foreign

Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas, I present the report of the Committee on his visit to Vietnam from 30th June to 5th July, 2008.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No.5.

Senator Col. (Retd) Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman! on behalf of the Chairman, Standing Committee on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas, I present the report of the Committee on his visit to Azerbaijan from 6th to 10tl July, 2008.

Mr. Chairman: The report stands pre;ented. Item No. 6 Mrs. Razina Alam Khan.

Senator Razina Alam Khan: I as Chairman, Standing Committee on Education, Science and Technology, present the report No. 10 of the Committee for the period 1st July, 2008 to 30th September, 2008, under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

It may be placed on record. Mr. Chairman! in presenting the report of the Committee, I would like to make a statement that all the members of this Committee have worked together as a team rising above party politics in their learned recommendations on educational issues. I also thank the Secretary Senate and the staff of the Printing Section of the Senate for their cooperation. Thank you, Mr. Chairman

Mr. Chairman: Thank you. The report stands presented. I thank all our colleagues who worked in all these reports. Item No. 7, Senator Dr. Muhammad Ali Brohi.

Senator Shuja-ul-Mulk: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Housing and Works and Environment to move that under Sub-rule (1) of Rule171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 5 asked on 26th February, 2008, by Senator Liaquat Ali Bangulzai regarding allotment of government accommodation in Islamabad on out of turn basis in relaxation of rules, be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried. Item No. 8, Senator Shuja-ul- Mulk.

Senator Shuja-ul-Mulk: I, on behalf of Senator Dr. Muhammad Ali Brohi, Chairman Standing Committee on Housing and Works and Environment present report of the Committee on the subject matter of starred question No. 5 asked on 26th February, 2008, by Senator Liaqat Ali Bangulzai, regarding allotment of Government accommodation in Islamabad on out of turn basis in relaxation of rules.

Mr. Chairman: The report stands presented and also I thank the members again of the committee. We will go on item No. 9. We resume discussion on the address of President to the Joint Session of the Parliament. Professor Ibrahim Sahib.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! Point of Order.

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب' صدارتی خطاب پر بحث کے دوران point of order

نہیں ہوتا ہے۔ ہم نے ہاؤس کو پونے بارہ بجے ختم کرنا ہے' اگر time بچا تو آپ کو موقع دوں گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین، پھر آخر میں دیکھ لیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: ٹھیک ہے۔

Further Discussion on Presidential Address

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین' شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ صدر مملکت نے 20 ستمبر کو جو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں خطاب کیا ہے' اس میں بہت ساری باتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حالات کے مطابق بہت ساری باتیں اس تقریر کا حصہ بننا چاہئیے تھیں مگر وہ نہیں بن سکیں۔ جناب چیئرمین! اس تقریر کے حوالے سے سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ تقریر میں چند تاریخوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 2007 پورے ملک کے لیے ایک انتہائی اندوہناک سال تھا' غم اور حزن و ملال کا سال تھا۔ تقریرمیں 12 مئی کو کراچی میں ہونے والے واقعے کا ذکر کیا گیا ہے جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے پچاس کارکنوں کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد 18 اکتوبر کا واقعہ ہے جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے 150 کے قریب کارکنان شہید ہوئے ۔ اس کے بعد 27 دسمبر کا واقعہ ہے اور اس سے پہلے 17 جولائی کو اسلام آباد کچہری میں دھماکا ہوا جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن بھی شہید ہوئے اور دیگر افراد بھی شہید ہوئے۔ 27 دسمبر کو جو اندوہناک واقعہ ہوا' جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کی Chairperson محترمہ بے نظیر بھٹو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے دیگر کارکنان شہید ہوئے۔ جناب چیئرمین! اس اجلاس میں شہدا کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی لیکن میری گزارش یہ ہوگی کہ جب تک ان واقعات میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا نہ ملے ' انصاف کی یقین دہانی حاصل نہیں کی جا سکتی کہ اس طرح کے واقعات نہیں دہرائے جائیں گے۔ بالخصوص 12 مئی کے واقعات کے بارے، میں London APC کا declaration جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے نمائندوں کے بھی دستخط ہیں اور اس declarationمیں کچھ لوگوں کا تعین کیا گیا تھا

لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس کی خلاف ورزی کی اور بجائے کہ اس کے مجرموں کو سزا دیتے 'انہوں نے مجرموں کو اپنے ساتھ شریک کیا ہے۔

جناب چیئرمین، میں دوسری بات یہ عرض کرناچاہوں گا کہ اس وقت ہم کئی طرح کے بحرانوں کا شکار ہیں، معاشی بحران کا بھی کل تذکرہ ہوا ہے لیکن اصل بحران، معاشی بحران نہیں ہے بلکہ امن و امان کا بحران ہے اور امن و امان کے بحران کی بنیاد، قانون کی حکمرانی کا معدوم ہونا ہے۔' یہ اصل بحران ہے۔جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہم ایک اخلاقی بحران کا بھی شکار ہیں۔ عدل و انصاف لوگوں کو نہیں مل رہا ہے جس کی وجہ سے امن قائم نہیں ہو رہا ہے اور نوجوان نسل اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس ملک میں قانون کی حکمرانی ہو، آئین کی حکمرانی ہو۔

جناب چیئرمین! Charter of Democracy جس میں ہمارے دو سابق وزراء اعظم، جناب میاں محمد نواز شریف صاحب، اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دستخط تھے، اس میں وعدے کئے گئے لیکن ان وعدوں پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس کو پس پشت ڈالا گیا۔ پھر اسی طریقے سے London APC پر دستخط ہوئے۔ ان پر بھی موجودہ اتحادی حکومت میں شامل تقریباً تمام جماعتوں کے دستخط موجود ہیں ' اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ' جس چیز پر عمل درآمد ہوا ہے، وہ NRO, National Reconciliation Ordinance ہے۔ یہ ایک کالا قانون ہے۔اس قانون کا وجود ہی ختم ہونا چاہیے لیکن اس میں حکمرانوں کو اس بات کا خدشہ ہے کہ اگر وہ PCO کو ہاتھ لگائیں گے تو نہ جانے کیا ہو گا۔ 3 نومبر 2007 کو آئین کا ایک بار پھر حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی گئی اور عملاً Emergency Plus کے نام سے جو مارشل لاء اس ملک میں نافذ کیا گیا، اس مارشل لاء میں جو کچھ کیا، اس کو آج تک ٹھیک نہیں کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین، کیا کیا جارہا ہے؟ اخبارات میں خبر آئی کہ جو بار کونسل اور لیگل پریکٹیشنر ایکٹ میں ترمیم PCO کے ذریعے سے کی گی ہے، اس کو ختم کیا جا رہا ہے ایک Ordinance کے ذریعے سے لیکن Army Act کے اندر جو ترمیم کی گئی ہے، جس کی رو سے سویلین کو بھی Court Martial کیا جا سکے گا، آئین کے اندر بھی ترامیم کی گئی ہیں، ان کو نہیں چھیڑا جا رہا ہے۔ اس طرح پارلیمنٹ کے اختیار کو داؤ پر لگایا گیا ہے۔ اس پارلیمنٹ کا یہ اختیار ہے کہ اس کے سامنے

PCO, 3rd November, 2007 پیش کیا جائے۔ اگر اس کی قومی اسمبلی 2/3rd سے توثیق کرتی ہے تو فبھا، لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو 3 نومبر 2007 کے سارے اقدامات غیر قانونی اور غیر آئینی ہیں۔ حکومت جب تک اسے ٹھیک نہیں کرتی، جناب چیئرمین! اس وقت تک یہ سارا نظام آئین کے خلاف چل رہا ہے۔ اسے درست کرنے کی کوئی کوشش نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! افتخار محمد چوہدری صاحب کا یہ بیان آیا ہے اور حکمرانوں کے لیے اس کا جواب لازم ہے، انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ 3 نومبر 2007 کے PCO اور اس سارے اقدام کو جب تک پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا جاتا اور اس کی دو تہائی اکثریت سے توثیق نہیں ہوتی، آئین بحال نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے آئین بحال نہیں ہوا۔ ہم غیر آئینی صورت حال سے دو چار ہیں۔ حکومت کا سارا نظام غیر آئینی طریقے سے چل رہا ہے۔ حکمرانوں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہمارے وزیر قانون کہتے ہیں----

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیئے اور دو منٹ میں ختم کیجیئے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، میں دو منٹ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ ہمارے محترم وزیر قانون اور اٹارنی جنرل جو اس ایوان کے رکن بھی ہیں، وہ دونوں جس طریقے سے اسی مسئلے پر لگے ہوئے ہیں، وہ بہت غلط کام ہے۔ اس وقت ریاست کا ایک ستون سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے بڑا افسوس ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان کا منصب بہت ہی عزت اور احترام کا حامل منصب ہے لیکن اس وقت کیا ہو رہا ہے؟ چیف جسٹس آف پاکستان کے منصب پر اس وقت جو شخص فائز ہے، وہ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرنا چاہتے ہیں لیکن بار ایسوسی ایشن سے اسے جواب ملتا ہے کہ آپ یہاں کا رخ نہ کریں اور اس سے زیادہ افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ سندھ ہائی کورٹ بار کے اندر چیف جسٹس صاحب موجود ہیں اور خطاب کر رہے ہیں اور باہر نعرے لگ رہے ہیں، جن کا مجھے بڑا افسوس ہے، میں یہ الفاظ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ "ڈوگرہ راج مردہ باد"۔ چیف جسٹس آف پاکستان کے پاس یہ اختیار موجود ہے اور اس اختیار کو استعمال کیا جائے کہ جو اس کے منصب کی توہین ہو رہی ہے، اس پر وہ نوٹس لیں اور ان مجرموں کو قرار واقعی سزا ملے۔ اگر وہ یہ اختیار استعمال کرنے کے اہل نہیں ہیں

تو پھر ان کے اندر اتنی جرات ہونی چاہیے کہ اس منصب کے احترام کے تقاضے میں وہ استعفیٰ دے دیں اور اس منصب پر کسی ایسے شخص کو آنے دیں جو اس منصب کے تقدس کو بحال رکھ سکے۔ جناب چیئرمین! جب تک ہم اس صورت حال سے نہیں نکلتے، حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک ملک کے اندر حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم امن و امان کے بحران کو قابو نہیں کر سکتے، ہم معاشی بحران کو قابو نہیں کر سکتے۔ آئین اور قانون کی بحالی، عدلیہ کی بحالی، یہ سب سے اولین بات ہے۔ اس کے علاوہ باقی ساری باتوں کی حیثیت ضمنی ہے۔ صدر محترم نے اس پر بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ کہا لیکن ان سے مسائل حل نہیں ہو سکتے---

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، آپ کی وساطت سے، میری حکومت سے گزارش ہو گی کہ اس کام کو اہمیت دی جائے۔ اس ایوان کے اختیارات کو بحال کیا جائے۔ آئین کو بحال کیا جائے۔ اس طریقے سے شاید ہم بحران پر قابو پا سکیں ورنہ ہم ڈوب رہے ہیں۔ میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت ہی نہیں رہے گی اور خدانخواستہ، خدانخواستہ، خدا نخواستہ، خدا نہ کرے کہ یہ ملک بھی نہ رہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ ابھی کافی ہمارے ساتھی، جن کے لسٹ میں نام ہیں، اس وقت نہیں ہیں۔ بی بی یاسمین شاہ۔ لغاری صاحب۔ طارق عظیم خان۔ سلیم سیف اللہ خان۔ عباس کمیلی صاحب۔ اعظم سواتی صاحب۔ مولانا راحت حسین۔ رخسانہ زبیری صاحبہ۔ ڈاکٹر بابر اعوان۔ میر اسرار اللہ خان۔ شاہد حسن بگٹی۔ ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ سید محمد حسین۔ مسٹر کامران مرتضیٰ۔ مسٹر انور بیگ۔ ڈاکٹر بلیدی۔ مسٹر طلحہ محمود۔ then we have ڈاکٹر جاوید لغاری۔ سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, I would like to take this opportunity to, first of all, congratulate the government of Mr. Yousuf Raza Gillani for inviting the President to

address the joint session of parliament. We have set a healthy tradition and I hope it will continue. However, as matter stands in the country today and in the light of the briefing given to us yesterday by the Advisor for Finance and the questions that had been raised and the debate that had been generated, I would like to draw the attention of the government of Mr. Yousuf Raza Gillani to the very important issue that the government is inclined to accept the IMF package. Whether the IMF accepts their package or whether the IMF places certain conditionalities on the proposals of the government, the important issue is that, that proposal must come before parliament before it goes to the IMF. In this regard, I would ask the Prime Minister to prepare the package and to bring it before parliament because this package is going to bind people of Pakistan for alteast next five years. In this regard, it is very very important that either we have a joint session or we have a session which will run concurrently of both Houses. But the acceptance by the people of Pakistan, by the Parliament of Pakistan is absolutely imperative. It is important in the light of the future of the people of Pakistan.

Yesterday, Advisor on Finance had raised here three or four very important questions. One was with regard to the privatisation of the Qadirpur Gas Fields. He indicated that there is nothing wrong with the privatization of Qadirpur Gas fields. I beg to disagree with him because the privatization of Qadirpur Gas Fields, is the privatization of a very very important asset of this country and if the shares have to be transited, that only be transited on the Stock Exchange of Pakistan but through no other

means because this is future of Pakistan. This will have an impact on the future generations of Pakistan and we cannot allow any kind of foreign element into this. We had the experience of Pakistan Steel Mills and the Supreme Court has to set it aside merely because of its impact on the strategic interests of Pakistan.

The second issue that, as he said, was the disinvestment of the 26% shares of National Bank of Pakistan. Again he said that there is nothing wrong with it and we have already given a proposal to the government of China. I beg to disagree with him even on that the government of Pakistan cannot take such an important decision without taking the Parliament into confidence. Again it reflects the strategic interests of Pakistan. The disinvestment of the shares of National Bank of Pakistan can only take place through the Stock Exchange of Pakistan. But it can not be offered to a foreign country and that also without receiving the best possible price through a tender. It cannot be that you determine a price and say this is the best possible price and lets offer to another country. As matter stands today, there is no country that is coming forward to help Pakistan come out of its financial crisis. But instead of looking alternatives in the negative sense, we should take it in the positive sense that it is time that we stand on our own two feet and we will learn to live within our own resourses and means. This is a great country. Its a very dynamic country. The people of Pakistan are very dynamic. I cannot understand that why should we have this kind of financial crisis. And I dont think that----

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیئے گا۔ Please try to conclude it within two minutes.

Senator Saadia Abbasi: Sir, those are the ground realities of Pakistan. So, in this regard, I will request the government of Mr. Yousuf Raza Gillani to call a session in order to prepare the package that they are offering to the IMF and to have a debate on it in the Parliament before acceptance of any such package. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر عبد المالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد المالک: چیئرمین صاحب! اس حوالے سے میں ایک اہم نکتے کی طرف ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک بنیادی مسئلہ behaviour کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص بولتا ہے، Parliamentarians, President، جو کچھ ہے، کیا وہ اپنے ضمیر کو حاضر ناظر سمجھ کر یہ گواہی دیتا ہے کہ میں جو کچھ بول رہا ہوں، سچ بول رہا ہوں؟ جب تک یہ realizations نہیں ہوں گی، میں نہیں سمجھتا کہ ہم یہاں پر لمبی چوڑی تقریریں تو کر جائیں گے اور وہ پارٹیاں چاہے جمہوریت پسند ہیں، بدقسمتی سے وہ internally democrats نہیں ہیں، جو قوم پرست ہیں، بدقسمتی سے وہ قوم پرست نہیں ہیں، جو مذہبی ہیں، وہ بدقسمتی سے اس حد تک مذہبی نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی جتنی پارٹیاں ہیں، ان کو ایک internal تبدیلی کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم بولتے ہیں۔ ہم اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ جب اقتدار میں آجاتے ہیں تو اس کا reverse ہے۔ یہاں ایوانوں میں غریب غرباء کی وہ لوگ باتیں کر رہے ہیں، جنہوں نے غریب غرباء کو بہت قریب سے دیکھا ہی نہیں ہے۔ خود billionaire, multimillionaires ہیں۔ میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں زیادہ تنقید نہیں کروں گا۔ میری یہ خواہش ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنا tenure پورا کرے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جو commitment ہے، چاہے میثاق جمہوریت کے حوالے سے ہو یا دوسرے حوالوں سے ہو، جب تک وہ اس commitment کو پورا نہیں کر لیتی ہے، لیڈر شپ کے بارے میں تو

کہتے ہیں کہ لیڈر شپ وہ ہوتی ہے جسے proper time کا پتا ہو کہ مجھے بیج کس وقت بونا ہے۔ لیڈر شپ اتنی باصلاحیت ہو کہ وہ important اور immediate کے درمیان فرق کر سکے۔ I do not think کہ اس وقت پاکستان کی لیڈر شپ important اور immediate کے درمیان فرق کر سکتی ہے۔ میری پاکستان پیپلز پارٹی سے گزارش ہے کہ آپ نے لوگوں سے جو commitments کی ہیں، آپ ان commitments کو نبھائیں کیونکہ آپ کی ہر غلطی، یہاں کی democratic forces کو نقصان دے گی ۔ ہماری یہ خواہش نہیں ہے ۔ آپ نے جو commitments کی ہیں، آپ ان کی implementation پر جائیں۔ اگر آپ کے demerit روز بروز بڑھ رہے ہیں اور آپ ان کو یہ کہہ رہے ہیں کہ پرواہ نہیں ہے، جتنا ملے گا، اسی طرح ہم اس کو گزار لیں گے ۔ میں زیادہ comments نہیں کروں گا۔ میری خواہش ہے کہ تمام پارٹیوں کی لیڈر شپ اپنے اندر تبدیلیاں لائے اور منافقت ، جھوٹ سے گریز کرنے کی کوشش کرے۔ یہاں ایسی ایسی عجیب باتیں ہو رہی ہیں۔ جن لوگوں نے خود عمل کیے ہیں اور یہاں بڑی ڈھٹائی سے وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ایسا ہونا چاہیے، ایسا ہونا چاہیے ۔ بھئی یہ عمل تو آپ خود کر رہے ہیں۔ ان ہی گزارشات کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک لیڈر شپ اپنا behaviour change نہیں کرے گی اور ہم پارٹیوں میں internal democracy کو رائج نہیں کریں گے، بڑے بڑے پلان دینے کے باوجود شاید ہم کامیاب نہیں ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you for observing the time limit

ابھی دو، تین ساتھی اور رہتے ہیں، وقت بھی بہت کم ہے تو اگر مختصر بات کرلیں۔ پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ میں اپنے points سے کچھ ہٹ کر کہنا چاہتی ہوں۔ جس طرح رضا ربانی صاحب نے Joint Session کی تجویز دی تھی اور Joint Session ہوا۔ میں دو تین دفعہ اسمبلی کی ممبر بنی ہوں مگر Joint Session پہلی دفعہ attend کیا، بہت اچھا تھا۔ ایک چیز اگر صحیح ہے تو اس کو صحیح کہیں اور اگر غلط ہو تو اس کو غلط کہو، جس سے عوام کی فلاح و بہبود ہو۔ جناب چیئرمین

صاحب! میں اپنی طرف سے وزیر اعظم پاکستان، رضا ربانی صاحب، پاکستان کے تمام Parliamentarians کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کہ بہت اچھا Joint session تھا۔ یہ پہلی دفعہ دیکھا کہ session میں Prime Minister Sahib صبح سے لے کر شام تک، جیسے ہم وہاں ہوتے تھے، وہ بھی اسی طرح وہاں موجود ہوتے تھے۔ کسی نے Joint Session کے بارے میں بات نہیں کی تو میں نے سوچا کہ میں بات کر لوں تو بہتر ہو گا کیونکہ آج سینیٹ کا اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ انہوں نے صبح سے لے کر شام تک جس طرح Joint Session میں وقت دیا اور ہر بات کا جواب دیا، یہ بہت خوش آئند بات ہے، آپ کو مجھے اور سب کو پتا ہے کہ پہلے والے اکثر آ کر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جاتے تھے اور فوٹو بنوانے کے بعد چلے جاتے تھے مگر اس بندے میں وہ بات نہیں تھی۔ یہ صبح سے لے کر شام تک پورا session attend کرتے تھے، points لکھتے تھے اور پھر ان کے جواب دیتے تھے تو میں اپنی طرف سے ان کو مبارکباد دیتی ہوں۔ آپ کو بھی مبارکباد دیتی ہوں کہ آپ نے Joint Session میں بہت اچھا role ادا کیا۔ رضا ربانی صاحب نے جو تجویز دی تھی، یہ Joint Session رضا ربانی صاحب کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے یہ point raise کیا تھا کہ اب جمہوریت آ گئی ہے تو Joint Session ضرور ہونا چاہیے۔ سارا credit رضا ربانی صاحب کو جاتا ہے۔ یہ پہلے اس طرف تھے، تب بھی بہت اچھے تھے، اب وہاں ہیں تو زیادہ ہی اچھے ہو گئے ہیں یعنی اتنے اچھے ہیں کہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ اپوزیشن والا ہے یا گورنمنٹ والا ہے۔ ان کا role وہی ہے یعنی تمام ممبران سے اچھے طریقے سے، اخلاق سے پیش آنا۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں بیٹھ کر اتنے بدل جاتے ہیں کہ بندہ پریشان ہو جاتا ہے مگر یہ معصوم بندہ وہی کا وہی ہے، جس طرح پہلے تھا۔ یہاں ذرا چیخ کر بولتے تھے، وہاں پیار سے بولتے ہیں، بس اتنا فرق آ گیا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دو دن کے لیے کچھ بنے ہوتے ہیں تو اتنا اکڑتے ہیں، گردن ایسے اکڑا کر رکھتے ہیں۔ اللہ سے ڈرتے بھی نہیں ہیں کہ اللہ کا قہر --- مگر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں رضا ربانی صاحب پر فخر ہے کیونکہ ان کا بہت اچھا role ہے۔ یہ نا انصافی ہوتی کہ سینیٹ کا اجلاس ختم ہو جاتا، سب نے تقریر کے بارے میں بات کی، میں نے سوچا کہ میں ذرا اس سے ہٹ کر بات کروں۔ ہمارے سینیٹ کے تمام ملازمین نے بھی بہت اچھا role ادا کیا اور بڑی محنت کی، یہ بیچارے پورے ایک مہینے سے جاگ

رہے ہیں۔ آپ نے بھی جتنی محنت کی ہے، اللہ آپ کو سلامت رکھے کیونکہ آپ نے سینیٹ بہت اچھے طریقے سے پانچ سال چلایا بلکہ اب چھٹا سال ختم ہو رہا ہے، آپ نے بہت اچھے طریقے سے تمام سینیٹروں کو ایک نظر سے دیکھا چاہے یہاں کے ہوں یا وہاں کے ہوں، آپ کا role بھی بہت اچھا رہا ہے۔ میں آپ کے لیے دعا کروں گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پھر کامیاب کرے اور آپ دوبارہ چیئرمین سینیٹ بنیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر آغا پری گل: میں اپنے Prime Minister کے لیے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے دل سے پاکستان کی ہمدردی رکھے۔ میں آپ سے ایک درخواست کرتی ہوں کیونکہ آج سینیٹ کا اجلاس ختم ہو جائے گا اور یہ نہ ہو کہ ہمیں پریشانی ہو، بھاگ دوڑ کرنی پڑے۔ آپ اور رضا ربانی صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ چاروں صوبوں کے ممبران کا ایک delegation بنائیں اور کل یا پرسوں ہم یہاں سے سارے اکٹھے نکل جائیں تا کہ زلزلہ زدگان کی حوصلہ افزائی ہو کہ یہاں پر ہمارے سارے نمائندے پہنچ گئے ہیں، ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ میں یوسف رضا گیلانی، چیئرمین سینیٹ، رضا ربانی اور کامل علی آغا کیونکہ اگر میں ان کا نام نہ لوں تو ناانصافی ہو گی، انہوں نے بھی سینیٹ میں بہت اچھے طریقے سے اپنا اپنا role ادا کیا ہے اور آپ نے دیکھا پہلے یہاں پر اپوزیشن سے لڑائی جھگڑے ہوتے تھے مگر اب وہ لڑائیاں جھگڑے ختم ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت پھلے، پھولے، یہ کامیاب رہیں، اسی طرح عوام کی نمائندگی کریں اور اپنے پانچ سال پورے کریں۔

جناب! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ چاروں صوبوں کے ممبران کا ایک delegation بنائیں، جس میں خواتین بھی ہوں۔ یہاں سے چارٹرڈ جہاز میں ہم لوگ کچھ سامان، ٹینٹ وغیرہ بھی لے جانا چاہتے ہیں۔ اس میں ہمارے چاروں صوبوں کی نمائندگی ہو۔ میں رضا ربانی صاحب سے request کرتی ہوں کہ کل یا پرسوں وہ President of Pakistan سے کہیں کہ وہ ہمیں C-130 جہاز دیں تا کہ ہم تمام سینیٹرز کوئٹہ جائیں اور وہاں سے زیارت جائیں۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو بتاتا ہوں، آپ تشریف رکھیے۔ اس سلسلے میں آج جو

میٹنگ ہوئی ہے، میں آپ کو اس سے update کرتا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل، کیونکہ جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین، آپ تسلی رکھیں، آج صبح بھی میٹنگ ہوئی ہے۔ آغا صاحب، رضا ربانی صاحب دونوں اس کو follow کرتے رہیں گے۔ انہوں نے already شروع کر دیا ہے، وہاں کمبلوں کے لیے authorise کر دیا ہے۔ کچھ چیزیں یہاں سے بھی لے کر بھیج رہے ہیں اور ہمارے کچھ Senators already جا چکے ہیں۔ جس نے جانا ہے، ان کو بتا دے تو جہاں، جہاں جو facilitate ہو سکے، وہ بھی کر دیں گے۔ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے کہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوں، یہ ایک priority ہے اور انشاء اللہ رہے گی۔

سینیٹر آغا پری گل، میرا مقصد ہے یہ سارے----

جناب چیئرمین، کیونکہ وہاں administration بھی نہیں ہے، آپ لوگ جائیں گے، facilitate نہ ہو سکے----

سینیٹر آغا پری گل، ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں نے گورنر اور Chief Minister سے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین، جو بھی جانا چاہے، آغا صاحب اور رضا صاحب کو contact کر لے تو انشاء اللہ وہ پوری support کریں گے اور جس نے ساتھ جانا ہے، وہ اس کا آپ کو بتا دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب، آپ کر لیں اور باقی جو لوگ ہیں، ان کے نام لیے تھے، وہ نہیں تھے۔ Then we will carry it to the next session. ٹھیک ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں نے نام لیے تھے، یہاں نہیں تھے۔ Because we have constraint of time, it will be carried tomorrow. کوثر فردوس صاحبہ بھی تھیں، آپ next time کر لیجیے گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I don't mind but you know

It is just ۔بلوچستان کی میٹنگ ہے، رضا صاحب اور ہمارے کچھ اور ساتھیوں نے وہاں جانا ہے

following what Pari Gul Agha Sahiba has said. ایک اور میں نے بنگزئی صاحب سے

he will take two minutes on a point of order. کہا تھا

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if I may be allowed.....

جناب چیئرمین: رضا صاحب بات کرلیں، اس کے بعد۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if I may be allowed and then I will take your leave. Two Ministers are here.

جناب! میں بہت مختصر طور پر دو، تین باتیں آپ کے سامنے کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میں honourable Senator Pari Gul Sahiba کا شکرگزار ہوں کہ انہوں میرے لیے جو الفاظ کہے۔ یقیناً میں ان کا مستحق نہیں ہوں لیکن ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے یہ میرے بارے میں کہا۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے، صبح آپ کے ساتھ بات ہوئی، سیکرٹری صاحب بھی تھے، Leader of the Opposition سے بھی بات ہوئی اور جنرل فاروق صاحب سے بھی صبح کافی تفصیلی بات ہوئی ہے۔ وہاں اس وقت جو صورتحال ہے اور جو relief operations ہو رہے ہیں، انہوں نے بتایا کہ Makran Coast پر بھی آج صبح ایک زلزلہ آیا ہے۔ رات کو بھی اور صبح سے ہیلی کاپٹر مختلف sorte کر رہے ہیں اور وہاں پر blankets and tents پہنچا رہے ہیں۔ 2000 tents already وہاں پہنچ چکے ہیں، مزید 3500 tents کوئٹہ میں موجود ہیں۔ انہوں نے وہاں local purchase کی authority دی ہوئی ہے تاکہ گرم کپڑے اور blankets وغیرہ کوئٹہ سے فوری طور پر لے کر وہاں پہنچائے جا سکیں کیونکہ موسم ایسا ہے کہ سردی ہے۔ لہذا، لوگوں کو وہاں پر اس کی ضرورت ہے۔ جہاں تک Senate کا تعلق ہے تو ابھی میں آغا صاحب کے ساتھ tie up کر لیتا ہوں، جو account میں پہلے پیسے ہیں، Senators کی تنخواہ آ رہی

ہے' اس کی فوری طور پر جو utilization ہوسکتی ہے' ہم وہ وہاں پر کر دیں گے۔ آج House میں attendance اس لیے بھی کم ہے جیسے آپ کو علم ہے کہ بہت سے Senators کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں اور دوسرے اس وقت Senate کی Finance Committee کی meeting بھی جاری ہے' so, some of the Senators are present there.

جہاں تک relief operations کا تعلق ہے' the Government is fully aware of it, fully abreast with it and we are moving as fast as we can اور انشاء اللہ no stone will be left unturned کہ ان کو فوری طور پر relief پہنچایا جائے۔ کل یہاں سے مندوخیل صاحب نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ کچھ ایسے far flung areas ہیں' جہاں تک رسائی نہیں ہے' صبح سے helicopters ان areas کو بھی comb کر رہے ہیں کہ دیکھیں کہ وہاں پر کوئی affectees ہیں' اگر ہیں تو ان کو کس چیز کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری بات بہت مختصر طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں جو Senator عبدالمالک صاحب نے کہی اور میں اس میں اس بات کو reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ coalition Government کی جمہوریت کے ساتھ مکمل commitment ہے اور coalition Government کی charter of democracy کے لیے مکمل commitment ہے۔ ہم اس کی implementation کی طرف قدم بہ قدم بڑھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ پارلیمان کے اندر جتنی بھی democratic forces ہیں' جتنی بھی قوتیں ہیں' ان کو اکٹھا لے کر' اس کی full implementation کی طرف بڑھیں گے اور coalition Government کی commitment سترھویں ترمیم پر بھی ہے۔ اس پر کوئی waiver coalition Government کی نہیں ہے اور آپ عنقریب دیکھیں گے کہ صدر نے اپنے خطاب میں کمیٹی کی بات کی ہے تاکہ ایک national consensus پارلیمان میں develop ہو جائے اور پھر ہم ان آئینی ترامیم کی طرف بڑھیں' اس کا کام بھی بہت جلد شروع ہو جائے گا۔ Sir, we are also committed to the supremacy of Parliament اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ پہلا موقع تھا کہ Senate کے floor پر یہاں پر آ کر Foreign Minister نے Foreign Policy کے بارے میں main statement دی۔ اس کے بعد اتنے sensitive issues پر Joint Session بلایا گیا اور Joint Session

میں ایک متفقہ قرارداد تمام سیاسی جماعتوں کی شمولیت اورمحنت سے سامنے آئی۔ لہذا، ہم Parliament سے بھاگنے والے نہیں ہیں، ہم تمام تر issues چاہے وہ اقتصادی issues ہوں، چاہے وہ political issues ہوں چاہے وہ law and order کے issues ہوں، ہم چاہتے ہیں کہ Parliament ان پر debate کرے اور Parliament حکومت کی پالیسی سازی میں رہنمائی کرے۔

میں آخر میں آپ کے knowledge میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ House میں یہ بات اٹھی تھی کیونکہ ابھی House prorogue ہو جائے گا، in the absence of the Prime Minister, the President has taken notice of the incident in خیر پور، جو بچی کا indcident تھا، نفیسہ شاہ جو reserved seat پر اس علاقے سے MNA ہیں، she was going with the Prime Minister to Turkey اس دورے کو انہوں نے منسوخ کروا کے ان کو وہاں اس جگہ پر بھجوایا ہے and she went and visited the village and she is still in the area, report is being completed اور اگلے ایک، آدھ دن میں report سامنے آ جائے گی۔ اس کے علاوہ President نے Provincial Government کو ہدایات دی ہیں کہ جو culprits ہیں، they should be arrested immediately اور میری اطلاع کے مطابق اس بچی کے تین چچا ہیں، ان کو investigation کے لیے حراست میں لے لیا گیا ہے۔ حکومت اور President کی طرف سے یہ بھی بڑی clear instructions ہیں کہ اس میں جو لوگ ملوث ہیں، ان کو ہرصورت میں کیفرکردار تک پہنچانا ہے۔

میں آخر میں یہ کہوں گا کہ Joint Session اور ہمارے Session کو ملالیں تو I think, we have been in session for more than about 20 to 25 days. So, I am grateful in particular to the Leader of the Opposition and the Opposition Senators for their interest and the manner in which they have been regularly attending the Session and for their cooperation. Sir, thank you.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میں رضا ربانی صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں for up dating us. میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے چچا اور جو اشخاص، جرگہ منعقد کرتے ہیں، اس کی سربراہی کرتے ہیں اور اس جرگے کے نتیجے میں سزا ملتی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ان کو بھی نہیں چھوڑنا چاہیے، ان کو بھی investigation میں لانا چاہیے کہ وہ ایسی چیزیں جرگے کے اندر کیوں permit کرتے ہیں، اجازت دیتے ہیں، میرا یہ point ہے۔ Thank you.

Mr. Chairman: I think,

جو سب involved ہیں، investigation میں ظاہر ہو جائے گا۔ بیگ صاحب اور محمد علی صاحب ہیں then the other discussion آغا صاحب، رضا صاحب we defer it till the next session. Is that ok with the House also then. Ok, those who want to

جی speak briefly today, then that is alright with me, very very briefly then.

بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, first of all I would like to congratulate the Pakistan Peoples Party Government for a presidential address by the honourable President of Pakistan after a lapse of nearly 7, 8, years when we were ruled by a military dictator in this country. I would also like to congratulate the Peoples Party Government Mr. Chairman, on holding the first Joint Session on security matters, where the political leadership of this country and the military leadership of this country came face to face to discuss and to create an atmosphere where all the nation can collectively fight this war on terror. I think this credit also goes to Pakistan Peoples Party's Government, although there are some politicians who have mentioned in

their public statements that desired results have not been achieved but it is a break through between the military and the politicians of this country that today the honour goes to the Pakistan Peoples Party that they brought in 3 stars General before the Parliament and he was asked questions by the Parliamentarians. I think this is very good start as far as relationship between the military and political leadership is concerned.

Then Mr. Chairman, I am very disturbed...

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں معذرت چاہتا ہوں' میں ایک یاددہانی کرانا چاہتا ہوں' میاں صاحب کی موجودگی میں یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے جانا ہے۔

جناب چیئرمین: بیگ صاحب! if you will permit?

سینیٹر محمد انور بیگ: جی' جی۔

سینیٹر کامل علی آغا: اگر اجازت دے دیں تو۔

جناب چیئرمین: بیگ صاحب بڑے فراخدل ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! Joint Session ہوا' بڑی خوش آئند بات ہے' اس میں بڑی تفصیلی گفتگو ہوئی' بحث ہوئی اور national security پر detailed briefing دی گئی لیکن قرارداد میں ایک اہم ترین شق پارلیمانی کمیٹی بنانے کی تھی۔ میں حکومت کو صرف یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ تقریباً دو ہفتے گزر چکے ہیں لیکن اس کمیٹی کے متعلق نہ توکوئی مشاورت ہوئی ہے اور نہ ہی مجھے اس کمیٹی کے متعلق کوئی سنجیدگی نظر آ رہی ہے حالانکہ اس Joint Session resolution کے متعلق یہ بھی کہا جا رہا ہے' وہ American authorities کو بھی فراہم کر دیا گیا ہے اور انہیں بتا دیا گیا ہے کہ ملک اور قوم کیا چاہتی ہے' اس ملک کی Parliament کی کیا خواہش ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سینیٹ نے جو resolution پیش کیا کہ cross border جو متواتر violation ہو رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب چیزیں اچھی ہیں لیکن سب سے اہم چیز یہ ہے کہ وہ کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ حکومت

کی طرف سے بھی' اس پارلیمان کی طرف سے بھی' عوام نے جو اس پارلیمان کو ایک mandate دیا ہوا ہے اور وہ پارلیمان کی طرف جن نگاہوں اور امید کے ساتھ دیکھ رہے ہیں' اس کی طرف بڑھا جائے۔ یہ نہایت ضروری ہو گا اور اگر اس میں تاخیر کی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح عوام کا اعتماد بھی مجروح ہو گا اور جو detailed briefing دی گئی اور جس پر بحث کی گئی وہ بالکل بے سود نظر آئے گی۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی کوشش کریں' سپیکر صاحبہ سے بات کریں۔ میں floor of the House پر باقاعدہ ان کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اس پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔ یہ کوئی دیر کرنے کی بات نہیں ہے' یہ بڑی سنجیدہ بات ہے' اگر وہ ایک گھنٹے میں بھی کہیں گے تو پارلیمانی Leaders انشاء اللہ ان کو ضرور ایک گھنٹے میں نام دے دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تاخیر ملک و قوم کے لیے بہتری کا باعث نہیں ہو گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں آغا صاحب کا شکرگزار ہوں۔ میں آپ کے توسط سے ان کو اور اس ہاؤس کو اس بات کی assurance دینا چاہتا ہوں کہ ہم سب اس joint resolution پر committed ہیں اور اس کا ایک نہایت اہم حصہ ایک پارلیمانی کمیٹی ہے جو کہ oversight کرے گی۔ میں یہ بھی assure کرواتا ہوں کہ بہت جلد سپیکر صاحبہ in consultation with the Parliamentary Leaders of both the Houses وہ کمیٹی تشکیل دے دیں گی تاکہ وہ اپنا کام شروع کر دے۔

میں آغا صاحب کا اس بات کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ جب سیشن شروع ہوا تھا اس وقت میں نے floor پر ایک commitment کی تھی کہ the American Ambassador will be summoned and given demarche. وہ کل foreign office نے کیا اور جو سینیٹ کی قرارداد یہاں پر pass ہوئی تھی' drones incident کو condemn کرتے ہوئے وہ قرارداد بھی American Ambassador کو دی گئی تاکہ وہ اس بات سے آگاہ ہوں کہ پاکستان کی پارلیمان اور بالخصوص Upper House کیا سوچ رہا ہے۔ انشاء اللہ جو oversight کی کمیٹی ہے وہ بہت جلد تشکیل پائے گی۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: As I was mentioning that last night the honourable Advisor for Finance, when he wound up his speech, I think, it was a very depressing statement which he made that none of the friends of Pakistan have come to our rescue when we needed any financial help and finally we are being thrown before the IMF with heavy conditions which I think, the nation would probably know within the next week or so. It is very very depressing that when we needed financial help or any assistance, none of our friends have come forward. Inspite of the fact that Pakistan has been front country as far as war on terror is concerned or what we have done for war on terror and no country has given these sacrifices, we have lost over 15 hundred of our military personnel, we have had all kinds of bombings and suicide bombings in our country; our civilians have been killled. The sacrifices which Pakistan has given to keep the world at peace, I think none of the country in the world has appreciated our contribution in war on terror.

I think, its time that this country now stands on its own feet. We should stop going around the world with the begging bowl and say for God's sake please put some dollars in our kitty. I think enough is enough, we have seen what the world has done to Pakistan and I think this country is proud of what we are and we should stand on our own strong feet.

I would like to give an advice to the honourable Advisor that by the grace of Allah, we have got ample of human resources in this country.

We have got home remittances of about approximately 6 billion dollars which come every year. This is invisible foreign exchange income which is coming into this country, without any help of any government who has been in power for the last 60 years. What I would like to appeal to the government, to my government to please use our connections with the rulers in the middle east, particularly in the Gulf.

آج تک ہماری average جو manpower middle east میں جاتی ہے

is about 225000 on an average. Now this is without the support of the Government of Pakistan and if the Government of Pakistan pushes our friends in the Gulf; Don't ask money from them, just tell them, take our manpower from this country, we can help our people, solve the unemployment problem; we can help the people in the FATA areas, recruit the young people from those areas. So, that they don't fall prey to the extremist elements in that area

اور یہ جو suicide bombing ہے

I can assure if the government takes serious efforts in this connection, Mr. Chairman, 6 billion, by the end of next year it will be 12 billion. I tell you that this kind of money which is being sent by the Pakistanis, they love this nation but the point is this that we have got to utilize the money in the correct way. In the last 7, 8 years I have worked, my colleagues have mentioned last time that billions of dollars came into this country I don't know in which accounts they have gone in the last 7,8 years and this is a very very serious concern. Mr. Chairman, today its time that all politicians in the country, irrespective of their political affiliations, the military

leadership, the people of Pakistan and the civil servants of this country, they all have to be honest to this nation, if they are not honest.....

because you have to wind up. جناب چیئرمین، ذرا وقت کا خیال رکھ لیجیے

Senator Muhammad Enver Baig: If they are not honest now. Mr. Chairman, we are doomed as a country. This is the last chance that we have got. We all have to be honest and we have to put in all our energies to put this country on the world map that we are a country, who can stand on feet and we should not be going arround the world with a bowl asking that can you please put in couple of dollars. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr. Saleem Saifullah Khan.

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں بہت کم بولتا ہوں' اس لیے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بھی موقع دیا۔ ایک شخص سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں خاموش رہے تو اس نے کہا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو اللہ ناراض ہو گا اور اگر سچ بولوں تو بادشاہ ناراض ہو گا' اس لیے بہتر ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے۔ بہرحال میں اللہ کی ناراضگی قبول نہیں کر سکتا تو اس لیے کوشش کروں گا کہ جو حقیقت ہے وہ آپ تک پیش کروں۔

جناب چیئرمین! صدر محترم نے poverty, hunger, terrorism and disunity کی بات ہے' میں وہاں سے شروع کرتا ہوں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ کم از کم آپ نے ٹیلیفون پر تو مجھ سے پوچھا لیکن مجھے اور colleagues سے گلہ ہے کہ پرسوں terrorists نے' میرا جو گاؤں میں گھر ہے' وہاں بم رکھا لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا' میرے کسی colleague نے ہمدردی کا اظہار نہیں کیا' یہ اخبارات میں بھی آ چکا ہے۔ Terrorism کی یہ حالت ہے کہ کل بنوں میں واقعہ ہوا' اس میں کوئی کمی نہیں آ رہی ہے بلکہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں جو صدر

محترم کا dream ہے کہ to free this great country from terrorism, hunger, poverty. اب hunger and poverty کی جو حالت ہے وہ آپ کے سامنے ہے کہ جو اس وقت حالات ہیں نہ آٹا مل رہا ہے اور نہ دیگر اشیاء۔ کل ہمارے ایڈوائزر صاحب نے خود فرمایا کہ poverty بڑھ رہی ہے، خاص طور پر جو abject poverty ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں unity کی بھی بات کی، جب عوام دیکھتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں پیپلز پارٹی اور نواز اکٹھے ہیں اور یہاں پر وہ اپوزیشن میں ہیں، اس پر لوگوں کو حیرانگی ہوتی ہے۔ میرے ایم کیو ایم کے ساتھی ناراض نہ ہوں وہ سندھ کی حکومت میں شامل ہیں یہاں پر وہ اپوزیشن میں ہیں۔ایم ایم اے والے بھی ناراض نہ ہوں یہاں پر حکومت میں ہیں (میں یہاں پر جمعیت کا کہوں گا) ایم ایم اے نہیں کہوں گا۔ I am sorry for using MMA لیکن جمعیت یہاں پر حکومت میں ہے، سرحد میں وہ اپوزیشن میں ہے۔ لوگ اس کا بھی پوچھتے ہیں کہ یہ کوئی نئی صدی کی نئی سیاست ہے کہ حکومت میں بھی ہیں اور اپوزیشن میں بھی ہیں۔

جناب چیئرمین! جہاں تک انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم provincial autonomy پر عمل کریں گے چونکہ یہاں بلور صاحب بھی تشریف فرما ہیں، ان کی جماعت نے ہمیشہ صوبائی خود مختاری کی بات کی ہے لیکن ہم پر الزام تو لگایا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ہی کارنامہ تھا کہ بلوچستان میں، مجھے اس پر افسوس ہے کہ نواب اکبر بگٹی کی جو شہادت ہوئی، کیوں ہوئی، کیسے ہوئی وہ ایک لمبی داستان ہے لیکن یہ ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ تھا لیکن اس کے علاوہ بلوچستان میں جو کام پچھلی حکومت نے کیے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ اپنے آٹھ ماہ کی حکومتی کارکردگی دکھائیں اور ہماری کارکردگی بھی دیکھ لیں۔ جناب والا! یہ وہی بلوچستان تھا جس کو ساڑھے تین فیصد کوٹہ ملا کرتا تھا۔ باوجود اس کے کہ ان کی آبادی 5.2% ہے یہ ہماری حکومت تھی جس نے فیصلہ کیا کہ نہیں یہ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور آج ان کو وفاقی ملازمتوں میں وہ کوٹہ 6% دیا جا رہا ہے۔ آج ان کی جو drinking water schemes ہیں اس میں 50% وفاقی حکومت خرچہ برداشت کر رہی ہے اور وہاں پر جو بھرتیاں ہوئی ہیں اور کیا کیا ہوا وہ بھی ایک لمبی داستان ہے لیکن میں حکومت وقت سے پوچھتا ہوں کہ آپ صوبائی خودمختاری کی بات کرتے ہیں آپ آج تک inter-provincial coordination کا وزیر بھی

نہیں لاسکے چونکہ میں وزیررہا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم forum ہے جہاں پر چاروں صوبے اور مرکز مل کر اپنے معاملات طے کرسکتے ہیں لیکن آج کل یہ بھی نہیں ہے۔ کابینہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب صدر صاحب چین سے واپس آئیں گے تو بنائی جائے گی' جب ترکی سے واپس آئیں گے تو بنائی جائے گی۔ جناب چیئرمین! ایک حکومت جب اپنی کابینہ نہیں بنا سکتی تو کیا ان کو یہ حق ہے کہ وہ حکومت کریں۔ خدا را مہربانی کریں جن کو بھی لینا ہے ان کو لیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت بڑی تعداد نہیں ہوگی تو سندھ میں ساٹھ وزراء اورمشیر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ less of an evil ہیں اگر زیادہ ہیں تو وہ that is less of an evil بجائے اس کے کہ آج کل ایک ایک وزیر کو سوائے جو دو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں پتا نہیں' ان کے پاس بھی Additional Charges ہیں یا نہیں لیکن اب وزیر خارجہ وزیرپٹرولیم بھی ہیں ' وزیر صنعت بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ دیکھیں یہ چیزیں ہیں good governance کی۔ ہم آج اپوزیشن میں ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک ہے اور ہمیں اس پر کوفت ہوتی ہے جب لوگ مذاق اڑاتے ہیں کہ آپ کی کیا حکومت ہے آپ تو ایک کابینہ بھی نہیں بناسکتے ہیں تو مہربانی کریں یہ بھی بنا دیں۔ آپ کے پاس انوربیگ جیسے اچھے سینیٹر ہیں آپ کوشش کریں کہ ایسے لوگ کابینہ میں ہوں۔

Tribal Areas کا ذکر خیر ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! بڑا آسان ہے کہہ دینا۔ پچھلی حکومت میں بھی میں نے کوشش کی تھی کہ Political Parties Act کو آپ قبائلی علاقوں تک کیوں نہیں extend کرتے۔ کیوں پابندی ہے کہ سیاسی جماعتیں قبائلی علاقوں میں نہیں جاسکتیں۔ قبائلی علاقے بھی پاکستان کا حصہ ہیں لیکن پابندی ہے۔ آپ ایک elected government ہیں' آپ اس پابندی کو ختم کریں۔ آپ مہربانی کریں یہ order تو کرسکتے ہیں تاکہ سیاسی جماعتیں وہاں جائیں اور وہاں پر جو ان کے مسائل ہیں ان پر ان سے بات چیت ہو۔ آگے آتا ہے جی call upon the Parliament to form an all parties committee to review the 17th Amendment, Article 58 (2)(b) اس میں کیوں دیر ہو رہی ہے۔ اس دن وسیم سجاد صاحب نے بھی کہا تھا۔ میرے یہ سارے points ان کی speech سے ہی ہیں کیوں اس میں دیر ہے۔ 58(2)(b) پر ہم آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں آپ اس ایوان میں

Amendment Bill لائیں ہم انشاء اللہ یہاں 2/3rd majority سے pass کرتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ Lower House بھی اس کو pass کرے گا۔ آپ 17th Amendment بھی لائیں اور دیگر جو مناسب ترامیم ہیں وہ بھی لائیں میں اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ in the larger interest of the country we are willing to support.

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹرسلیم سیف اللہ خان، جی میں بس دو ہی منٹ لوں گا۔ جناب والا! صرف اقتصادیات پر اتنا کہوں گا کہ آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ inflation نہ ہو ہم بھی کابینہ میں تھے، ہمارے پاس بھی summaries آتی تھیں کہ آپ گندم کی قیمت ساڑھے چار سے چھ سو روپے کریں لیکن اس کو آپ اچانک پانچ سو سے سوا چھ سو، سوا چھ سو سے سوا نو سو کردیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ inflation کیوں ہے۔ جب آپ خود قیمت دو گنا کر رہے ہیں تو آپ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں inflation نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری economic policies ہیں اور ایڈوائزر صاحب فرما رہے تھے کہ میں تو ابھی آیا ہوں لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ میرے خیال میں کوئی کمیٹی تھی اس کے بھی چیئرمین تھے۔ پچھلے چار پانچ ماہ سے وہ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں نظر آتے رہے ہیں، میں ان کی meetings دیکھ رہا تھا۔ بدقسمتی سے IMF کے علاوہ ہمارے پاس اب اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ہمیں IMF کے پاس جانا ہوگا اور ان کی جو conditionalities ہیں ان کو ہمیں قبول کرنا ہوگا۔ ہمارے پاس اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ فرینڈز آف پاکستان تو آپ پر آگ برسا رہے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہم ان سے پیسے مانگ رہے ہیں جو ہم پر آگ برسا رہے ہیں۔یہ بھی کوئی عجیب دور ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایک طرف سے آپ پر وہ بمباری کر رہے ہیں، ایک طرف سے آپ پر حملہ کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ فرینڈز آف پاکستان ہماری امداد کے لیے آرہے ہیں۔ کوئی بھی امداد کے لیے نہیں آرہا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اپنے اخراجات میں کمی کی جائے۔ افواج پاکستان نے ایک اچھا کردار ادا کیا ہے کہ اسلام آباد کا جو جی ایچ کیو ہے انہوں نے کہا اس کا کام بند کردیا کیوں کہ اس وقت قوم کو پیسے کی ضرورت

ہے۔ آپ کو بھی چاہیے ' آپ بھی مہربانی کرکے اپنے اخراجات کم کریں۔ آپ کہتے ہیں ہم نے بڑی فضول خرچی کی ہے' کیا یہ ضروری ہے کہ جو under pass دو یا اڑھائی ارب روپے سے سی ڈی اے زیرو پوائنٹ پر بنا رہا ہے یہ ضروری ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اگر ہم IPPs کو وقت پر payment کرتے تو آج بجلی کا یہ بحران نہ ہوتا۔ کیا energy زیادہ ضروری ہے یا زیرو پوائنٹ پر inter pass ضروری ہے۔ میری حکومت وقت سے بھی یہی گزارش ہے please burn the mid night oil, the country is going down خدا را ذرا مہربانی کریں اور لوگوں نے جو آپ کو مینڈیٹ دیا ہے کہ آپ ان کی خدمت کریں گے۔ مہربانی کرکے ان کی خدمت کریں۔ شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ (وفاقی وزیر برائے تعمیرات و مکانات): جمعیت علمائے اسلام کے ایک کارکن کی حیثیت سے ایک گزارش کرتا چلوں۔ سلیم سیف اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ کہیں تو اپوزیشن میں ہیں تو کہیں حکومت میں ہیں۔ اس وقت بھی (ق) لیگ اگر کچھ بچی ہے تو مرکز میں اپوزیشن شو کر رہی ہے جب کہ بلوچستان حکومت میں sitting Ministers ہیں۔ جہاں تک جمعیت کا کردار ہے' میں ذاتی طور پر نام نہیں لوں گا لیکن خان صاحب کے گھر اس وقت دو جھنڈے لہرا رہے ہیں ایک کونے پر پیپلز پارٹی کا جھنڈا ہے اور دوسرے پر شاید (ق) لیگ کا جھنڈا ہے۔ خان صاحب کے والد ایوب خان صاحب کے پاس تھے۔

جناب چیئرمین: کسی کی ذات پر نہ جائیں۔ کاکڑ صاحب تشریف رکھیے۔ ڈاکٹر محمد ساعد صاحب take floor now اس پر پھر لمبی بحث ہو جاتی ہے۔۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: یہ اپنے assets بھی لے آئیں اور ہمارے بھی لے آئیں پتا چل جائے گا کہ کون کیا ہے۔ پانچ سال پہلے کیا assets تھے اور آج کیا assets ہیں۔

Mr. Chairman: Let's have decorum in the House. Dr.

Muhammad Said.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! زرداری صاحب کی تقریر پر بہت سارے دوستوں نے بات کی ہے۔ وقت کی کمی ہے، میں آپ کی توجہ ان گھونسوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جن پر ابھی تک کوئی خاطر خواہ گفتگو نہیں ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! صدر صاحب نے بلوچستان کے بلوچ بھائیوں سے زیادتیوں کا ذکر کیا ہے اور وہاں پر جو زیادتیاں ہوئی ہیں فوجی ایکشن کے نتیجے میں، اس پر انہوں نے بلوچ قوم سے معافی مانگی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ it is a right step and this should be welcomed. انہوں نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ this apology was overdue لیکن جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ سوات اور جو قبائلی علاقہ جات کی صورت حال ہے اس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہاں پر بلوچستان سے زیادہ تشویش ناک اور serious situation ہے اور وہاں پر بمباری ہو رہی ہے، گولہ باری ہو رہی ہے، اور پل تباہ ہوئے ہیں۔ وہاں پر ہوٹل اور ریسٹورنٹ بند ہیں اور تباہ ہوئے ہیں۔ باغوں میں فروٹ سڑ رہا ہے۔ ٹرانسپورٹ وہاں پر بالکل stand still ہے۔ بمباری سے بے شمار گاؤں کھنڈر بن گئے ہیں اور ہزاروں کے قریب بےگناہ مرد، عورتیں اور بچے شہید ہوئے ہیں۔ سیدو شریف کا جو ہسپتال ہے it is absolutely packed with the injured citizens.

جناب چیئرمین ! افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ علاقہ ہمارا ایک tourist centre تھا اور پورے پاکستان سے لوگ یہاں پر سیر و تفریح کے لئے آتے تھے، اب وہ بالکل ویران اور اجاڑ پڑا ہے بلکہ یہاں تک کہ جناب چیئرمین ! لوگ اپنے گھروں سے باہر نکلنے کی جرات بھی نہیں کر سکتے۔

Mr. Chairman, this valley of Swat which was a tourists paradise, it has been turned into a real bloody hell

اور اپنے لوگوں پر فوج کی جو indiscriminate bombing ہے، جو ہیلی کاپٹر گن سے بمباری ہو رہی ہے، جناب چیئرمین ! یہ operation فوج خود نہیں کر رہی ہے۔ This is under the direction of the civilian elected government. یہ اس کے باوجود ہو رہی ہے جناب

چیئرمین! کہ پارلیمنٹ کے joint session میں جو resolution پاس کیا گیا ہے اس کا مطالبہ ہے کہ فوجی آپریشن کو فوراً بند کیا جائے۔ صدر صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ the

Parliament will never be by passed in matters of national importance. آگے

وہ فرماتے ہیں کہ

we are committed to the upholding of the sanctity of the Constitution and the supremacy of the Parliament

جناب چیئرمین ! یہ parliament کی کیسی supremacy ہے کہ پارلیمنٹ نے متفقہ قرار داد میں فوجی آپریشن بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ہم نے اس کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے۔ جناب چیئرمین ! میں یہ بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں اس ایوان کو بتا دوں in clear cut terms کہ اس وقت سوات میں اس فوجی کارروائی کے خلاف نہایت ہی شدید ردعمل ہے اور اس وقت جو فوج کے خلاف نفرت ہے let me be very blunt جو نفرت ہے فوج کے خلاف، یہ مشرقی پاکستان میں جہاں ہماری فوج نے ملٹری آپریشن کیا تھا اور بنگلہ دیش کے عوام میں جو نفرت پیدا ہو گئی تھی فوج کے خلاف، وہ اس نفرت سے بھی زیادہ ہے۔

This is a very serious situation Mr. Chairman, and I would like this House to please immediately make recommendations to readjust the situation.

جناب چیئرمین ! صدر مملکت نے اپنے خطاب میں three pronged strategy کا ذکر کیا ہے یعنی dialogue, development اور deterrence جناب چیئرمین ! یہ ایک امریکی فارمولا ہے جو عراق میں آزمایا گیا ہے اور وہ وہاں fail ہوا ہے۔ یہ ایک امریکی فارمولا ہے جو افغانستان میں آزمایا گیا ہے اور وہاں fail ہوا ہے۔ جناب چیئرمین ! یہ امریکی فارمولا ہے جو سوات اور فاٹا میں آزمایا جا رہا ہے اور یہاں پر بھی بالکل fail ہے۔ یہ فارمولا مذاکرات سے پہلے تعمیر و ترقی سے پہلے فوجی ایکشن پر مشتمل ہے

and you cannot really achieve peace and prosperity with the bombing on the innocent people.

جناب چیئرمین ! یہ حقیقت ہے کہ یہ جو فوجی ایکشن ہم کر رہے ہیں یہ امریکہ سے امریکن

ڈالر کے لالچ میں کر رہے ہیں۔ جو ہیلی کاپٹر گن شپ ہمیں ملے ہیں these are also from America. جو گولہ بارود استعمال کر رہے ہیں this is all gifted by America. اور یہ بھی record پر ہے کہ ہمارے جو نوجوان ہیں اور جو افسران ہیں ان کو special allowance ملتا ہے from American government for the participation in this military operation.

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ

the Americans are definitely going to leave Afghanistan. They are not going to stay there indefinitely and when they leave Afghanistan, they are also going to leave the support for Pakistan and they are going to leave us. Leave us to lit our own homes. They will leave us with our own problems and which will definitely take years to solve after they have left.

جناب چیئرمین! مجھے یاد ہے 1973 میں جب ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) نے عنان حکومت سنبھالی تھی اس وقت ان کے پاس ایک بنا بنایا پروگرام تھا۔

They had done a lot of home work. They brought prompt educational reforms. They brought land reforms. They brought immediately administrative reforms. They brought health reforms

اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت جو حکومت آئی ہے they have not been able to do any home work ابھی تک ملک جو چل رہا ہے وہ adhocism پر چل رہا ہے اور مجھے بالکل اتفاق ہے سلیم سیف اللہ کی submissions سے کہ

we have not been able to even form the Cabinet after 8 months.

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد، جناب چیئرمین! ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ we are after maintaining the status-quo. A status quo کا مطلب یہ ہے کہ following the policies of Pervaiz Musharraf Government. We are following

the policies of Musharraf Government with regard to the war on terror. We are following his policies with regard to Dr. Qadeer Khan's detention in his own house. We are following his policies with regard to the missing persons. We are following his policies for allowing the FBI team to interrogate our people within our own country.

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، آخر میں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زرداری صاحب نے جو خواب دیکھا تھا اور دیکھا ہے

he is very much optimist. He gives his only example as to how we walked from the death cell to Presidency. Yes, it is an achievement Mr. Chairman. He should be happy. He should be overjoyed and he should definitely be proud Mr. Chairman, but so far as his address to the Parliament is concerned Mr. Chairman, there is no message of hope. There is no message of any bright future. His address certainly did not inspire. He did not inspire in hope and Mr. Chairman, to me, personally speaking his address was a great disappointment. Thank you very much.

Mr. Chairman: We have two, three other names.

بہرحال مختصر رکھیے گا۔ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ نہیں ہیں۔ کمیلی صاحب۔ کمیلی صاحب ذرا مختصر رکھیے۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے Presidential address پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے۔ آٹھ سال کے بعد صدر نے joint session سے خطاب کیا اور وہ بھی بڑے پرسکون انداز میں سنا گیا۔ نہ کہیں go go کی آواز آئی نہ کہیں no no کی آواز آئی اور سب نے بڑی دلچسپی کے

ساتھ اس خطاب کو سنا اور اب اسی خطاب کے حوالے سے چند نکات پر میں ضرور اظہار خیال کروں گا۔ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ قومی اہمیت کے معاملات پر فیصلہ سازی کرتے ہوئے آئین سے روگردانی اور پارلیمنٹ کو by pass کرنے کا دور ماضی کا قصہ بن چکا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس کا پاس رکھیں گے۔ انہوں نے آئین کے تقدس، پارلیمنٹ کی بالادستی اور قانون کو قائم رکھنے کا عہد کیا ہے اور ہمارے طرز حکمرانی کا بنیادی ستون اٹھارہ فروری کو عوام سے کیے گئے mandate کا احترام ہے۔ یقیناً یہ بہت اچھا خطاب ہے، جس میں انہوں نے خاص بات کی کہ ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر قومی یکجہتی اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ یقیناً یہ مفاہمت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور پھر انہوں نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے فتنے کو سر اٹھانے سے پہلے کچلنے کی کوشش کرنے کا عزم کیا ہے۔ یہ ان کی تقریر کا نہایت ہی اہم نکتہ ہے۔ یہ دہشت گردی اور انتہاپسندی اس ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے اور اسی پر joint session میں بھی briefing دی گئی۔ انہوں نے اسے فتنہ کہا ہے اور یہ لفظ فتنے کا قران میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اسی دہشت گردی کے لیے اور فتح مکہ کے دن جب کہ بدترین دشمنوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا لیکن چار، پانچ ایسے افراد تھے جن کے لیے اللہ کے رسول جو رحمت اللعلمین ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ خانہ کعبہ کے پردے سے بھی لپٹے ہوئے ہوں تب بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔ یہ کتنا بڑا ناسور ہے۔ General amnesty کے دن انہیں معاف نہیں کیا گیا اور وہ فرار ہو گئے۔

میری گزارش یہ ہے کہ اس فتنے کو کچلنا ہو گا اگر ہمیں اس ملک کو بچانا ہے irrespective of کہ یہ فتنہ کون برپا کر رہا ہے اور اس فتنے میں آپ دیکھیں کتنی اہم بات ہے کہ جس دن زرداری صاحب کا خطاب joint session تھا سے یا انہوں نے حلف اٹھایا اسی دن میریٹ کا واقعہ پیش آیا۔ یہ کیا message تھا؟ یہ محترمہ کا قتل کیا message ہے؟ کس طرح سے انہیں قتل کیا گیا، ان کے قاتل کون ہیں؟ اس پر کیوں تحقیق نہیں ہو رہی؟ میری گزارش یہ ہے کہ اس ناسور کا فوری طور پر علاج کیا جائے، جو briefing دی گئی اس کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ ابھی تک serious اقدامات نہیں کیے جا رہے ہیں۔ جس جرگے کا وعدہ کیا گیا تھا، رحمان ملک صاحب نے جس جرگے کی بات کی تھی اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ انہوں نے جو

وعدے کیے تھے کہ پارہ چنار کا راستہ کھول دیا جائے گا' اب تک وہ راستہ نہیں کھولا گیا' اب تک وہاں دوائیں نہیں پہنچیں۔ وزیر اعظم نے جو وعدے کیے تھے کہ ان کے helicopters حاضر ہیں۔ ابھی تک کچھ نہیں ہو رہا۔ اب تک وہاں تاریکی ہے۔ یہاں تو loadshedding کے لیے ہم رو رہے ہیں' وہاں مکمل تاریکی ہے۔ کئی دنوں سے تاریکی ہے' کئی مہینوں سے تاریکی ہے جب کہ امن ہو چکا ہے' جب کہ clashes ختم ہو چکے ہیں' لڑائی ختم ہو گئی ہے تو پھر راستہ کیوں نہیں کھولا جا رہا۔ پھر یہ helicopter service موجود ہے اور flight operation کیوں نہیں ہو رہا۔

آج کل دہشت گردی اس وقت ڈیرہ اسماعیل خان میں عروج پر ہے۔ وہاں کل بھی تین افراد شہید کیے گئے۔ دو روز قبل ایک اور فرد' ایک ہفتہ قبل ایک فرد' گزشتہ چند ماہ میں چار سو افراد ڈیرہ اسماعیل خان میں شہید کیے گئے ہیں' Interior Ministry اس کا کیوں notice نہیں لے رہی۔ ڈیرہ اسماعیل خان پر تو کوئی اظہار خیال ہی نہیں کر رہا ہے۔ اسی طرح سے پارہ چنار کا لفظ بھی کسی Senator کے منہ پر نہیں آیا۔ یہ دہشت گردی جاری ہے' اسے ختم کیا جائے۔ قبائلی علاقوں میں اصلاحات اور شمالی علاقوں کی بات کی گئی۔ اب یہ طے کرنا ہوگا کہ قبائلی علاقے اور یہ شمالی علاقے اس ملک کا حصہ ہیں یا نہیں۔ جب ہم شمالی علاقوں کے بارے میں بات کرتے ہیں' کوئی سوال اٹھاتے ہیں تو کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ یہ سوالات نہیں کر سکتے' اس لیے کہ یہ disputed territory ہے۔ جناب! یہ disputed territory کب سے بن گئی ہے؟ کہاں سے بن گئی؟ کیا گلگت disputed territory ہے؟ کیا بلتستان' سکردو disputed territory ہے؟ کیا آزاد کشمیر disputed territory ہے؟ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ یہ پاکستان کے حصے ہیں یا نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو انہیں وہی حقوق دیے جائیں جو سندھ' پنجاب' بلوچستان اور سرحد کے لوگوں کو حاصل ہیں۔ انہیں حقوق ملنے چاہییں۔ انہیں خود مختار صوبے کی حیثیت سے تسلیم کرنا ہو گا' شمالی علاقہ جات کو بھی اور قبائلی علاقوں کو بھی۔ یہ زرداری صاحب نے نہایت ہی اچھی بات کی ہے کہ میں حکومت سے یہ تقاضا کرتا ہوں کہ ایسا بند و بست کریں کہ ہماری دھرتی ملک کے اندر یا کسی دوسرے ملک کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے استعمال نہ ہو سکے' اسے قرارداد میں بھی cover کیا گیا ہے۔ بڑی اچھی بات ہے۔ ہم خود مختار ہیں' ہم کسی کے غلام نہیں ہیں۔ ہم اپنی خود مختاری کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ہماری سرزمین پر کسی کو بھی میلی آنکھ سے دیکھنے

کی جرات نہیں ہونی چاہیے۔ ہماری سر زمین پر کسی کو حملہ کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی میلی آنکھ سے دیکھے اور اگر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کرے تو اسے اسی زبان میں جواب دینا چاہیے۔

اب بات معاشی صورتحال کی کرتے ہیں۔ یقیناً کل بھی briefing دی گئی۔ یقیناً معاشی صورتحال بہت ہی خراب ہے لیکن سوچنا یہ ہے کہ 9 مہینے میں کیا ہو گیا؟ کون سی آفت آ گئی؟ کون سی مصیبت آ گئی؟ کونسا ڈاکہ پڑ گیا؟ یہ خزانہ کیسے اچانک خالی ہو گیا' اس کے کیا اسباب ہیں؟ اس پر تحقیق ہونی چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک نئی معیشت کا آغاز دیکھ رہا ہوں جس میں سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو گا' بیرونی سرمایہ کاری بحال ہو گی۔ میں اس وقت جو صورتحال دیکھ رہا ہوں جناب چیئرمین صاحب! وہ بڑی سنگین ہے۔ میں اس forum پر کہہ رہا ہوں کہ ملک کا ہر بڑا سرمایہ دار ملک سے فرار اختیار کر چکا ہے۔ وہ اپنا سرمایہ یہاں سے نکال کر لے گیا ہے تو پھر اب کیا صورتحال ہو گی؟ اسی پیپلزپارٹی نے ماضی میں بڑی بڑی industries کو nationalize کیا تھا' میں اس forum سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو سرمایہ دار فرار اختیار کر گیا ہے اس کی industry کو nationalize کیا جائے۔ اس کی تمام صنعتوں کو nationalize کر لیا جائے' اس لیے کہ یہ بھگوڑے ہیں' یہ غدار ہیں۔

یہاں بجلی کے بارے میں بات ہوئی۔ اس سلسلے میں ابھی جو کمیٹی form ہوئی ہے' اس کمیٹی کا ایک ممبر میں بھی ہوں۔ ایک اجلاس ہوا اور پھر حسب روایت sub-committee بنا دی گئی' اب وہ sub-committee کہاں سو گئی ہے؟ کیا کر رہی ہے؟ کسی کو علم نہیں؟ ہمیں کمیٹی میں کس لیے لیا گیا تھا؟ ہمارے suggestions تیار ہیں' ہم کس کے حوالے کریں؟ اب یہ پتا چلا ہے کہ اس کمیٹی میں بعض افراد شرکت نہیں کر رہے ہیں۔ ملک تاریکی میں ڈوب رہا ہے۔ بجلی کا بحران ہے اور حکومت کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے۔ آپ نے دس روز کا relief دے دیا ہے کہ جس دن تک آپ payment نہ کریں' پھر بالآخر کیا ہو گا؟ بالآخر ہم کہاں جائیں گے؟ جناب! اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیں۔ اگر sub-committee فیصلہ نہیں کر سکتی تو پوری کمیٹی جو تشکیل دی گئی تھی اس کے اجلاس ہونے چاہییں اور مسلسل اجلاس ہونے چاہییں اور اس کے فیصلے کو تسلیم کرنا چاہیے۔

عورتوں کے بارے میں تاریخی ادوار میں یہ پہلی بار فیصلہ کیا گیا ہے---

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ جی بنگزئی صاحب۔

سینیٹر عبدالخالق پیر زادہ، جناب والا! میں ایک اہم مسئلہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ جناب! کل مشیر داخلہ صاحب تشریف لائے تھے اور ایک بڑا اہم سوال ہوا تھا' ویسے انہوں نے آدھے سوال نظرانداز کر دیے تھے لیکن دادو میں شوگر مل پچھلی حکومت کے دوران چالیس کروڑ کی بک رہی تھی تو اعتراض ہوا تھا' انہوں نے بیچی نہیں تھی۔ اس حکومت کے دوران وہ نو کروڑ روپے کی بک گئی ہے اور اس کے بارے میں ساتھیوں میں بڑی تشویش ہے اور آج News نے بھی اس پر پورا کالم لکھا ہے۔ اگر حکومت نے اس کی وضاحت نہ کی تو حکومت کو اس میں نقصان ہو گا اور اس کے خلاف باتیں بنیں گی اور ہم نہیں چاہتے کہ اس وقت قومی سلامتی کی بات چل رہی ہے اور حکومت کے خلاف کوئی اس قسم کا issue چلے۔ لہذا کسی بھی طریقے سے اس کی وضاحت اس سیشن میں یا دوسرے سیشن میں آپ کروا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب! یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ یہ حکومت کی طرف انگلی اٹھی کہ بیالیس کروڑ کی مل نو کروڑ میں کیوں بیچی گئی ہے تو یہ ضروری ہے کہ قوم کو اس پارلیمنٹ کو بتایا جائے کہ وہ کونسے گھناؤنے ہاتھ ہیں جو میرے اس ملک کے خزانے کو لوٹ رہے ہیں اور اب بھی لوٹ رہے ہیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، جناب چیئرمین صاحب! یہ جو سوال اٹھایا گیا ہے اس کا next session میں جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، سب سے پہلے میں سلیم سیف اللہ صاحب کے گھر پر ہونے والے حملے کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ یقین جانیے کہ یہ ہمارے علم میں نہیں تھا' میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے اس واقعے کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جمعیت علماء اسلام سے کم از کم ان کا گلہ ختم ہو جائے گا۔ مجھے یاد ہے ایک دن سلیم سیف اللہ صاحب نے' جب

ان کی حکومت تھی، ایک شعر میرے لیے پڑھا تھا کہ "دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا، سرا سر موم ہو یا سنگ ہو جا" اب وہ خود ہی اس پر سوچیں کہ اگر حویلی کے ایک طرف مسلم لیگ کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف---------

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے ذاتیات پر نہ جائیں۔ آپ نے جو بات کرنی ہے وہ کریں بنگلزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، جناب چیئرمین صاحب! میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین کے حوالے سے اور خصوصاً جو پی آئی اے میں یا مختلف دیگر corporations میں ہیں، ان کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ ان کی طرف سے مجھے مختلف E-mails بھی مل رہی ہیں اور ٹیلی فون بھی آرہے ہیں کہ ہمارے کچھ ایسے senior ملازمین جو group-10 میں کام کر رہے ہیں، انہیں بغیر کوئی وجہ بتائے گریڈ 10 سے گریڈ 7 اور 8 میں لاکر ان کی appointment کی گئی ہے۔ نمبر ایک۔

نمبر دو، پی آئی اے میں بلوچستان کے کچھ ایسے ملازمین ہیں جو گیارہ گیارہ سال سے ایک ہی گریڈ میں بیٹھے ہیں جب کہ پی آئی اے کا جو Rule of Service ہے پانچ سال کے بعد ان کو next grade میں promotion دی جاتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو refer کریں Defence Committee کو تاکہ میں اس سلسلے میں ان کو پوری تفصیل with documents بتا سکوں کہ وہ اس طرح کا ظالمانہ رویہ ہمارے ساتھ کیوں روا رکھے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس معاملے کو Defence Committee کو refer کریں۔

جناب چیئرمین، ایسے point of order پر میں کیسے refer کردوں۔ اگر ہاؤس اس سے متفق ہے، فیصلہ کرلیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، اس پر کوئی motion لائی جائے، point of order پر refer نہیں کیا جاسکتا----

جناب چیئرمین، اس کا procedure ہے، اس کو follow کرلیں۔ مجھے بتادیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، جناب چیئرمین! call attention notices ہمارے

نہیں آتے، adjournment motions میری نہیں آئیں۔

جناب چیئرمین، آپ بھی موجود تھے، جو فیصلہ ہوا تھا کہ کتنا period ہے، کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ آپ call attention دے دیں، جب آئے گا تو اس کو لے آئیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، آپ ریکارڈ منگوالیں سیکرٹری صاحب سے۔

جناب چیئرمین، مجھے خط لکھ دیں، میں پی آئی اے سے explanation منگوا لوں گا، دیکھیں کیا جواب آتا ہے، اس کے بعد کمیٹی میں دیکھ لیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں نے سول ایوی ایشن کے حوالے سے بھی اور یہ جو mobile کے towers لگتے جارہے ہیں، جن سے ہماری قیمتی انسانی جانوں کو خطرہ ہے، اس حوالے سے میں نے گزشتہ دو مہینے سے نوٹس دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، میں ان سب کو دیکھ لیتا ہوں۔ اس کا بھی آپ مجھے لکھ دیں تو میں پی آئی اے سے detail منگوا لیتا ہوں، پھر اگر آپ لوگ satisfied نہیں ہیں تو پھر کمیٹی کے سامنے اس معاملے کو لے آئیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب! یہ پی آئی اے کی فائل ہے، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دے دوں۔

جناب چیئرمین، دے دیں۔ پی آئی اے سے details منگوا لیں گے اور اس کے بعد اگر کچھ نہیں ہوتا تو پھر House کے سامنے جو proper طریقہ ہے، اس سے لے آئیں گے۔ مجھے procedure follow کر لینے دیں۔ آپ نے جو point raise کیا ہے وہ مجھے دے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، سینیٹرز جب کراچی سے آتے ہیں تو ان کے bag گم ہوجاتے ہیں۔ ہمارا bag گم ہوا ہے، ان کا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، اس کے claim کا باقاعدہ ایک procedure ہے، اس میں آپ ان کو apply کریں، وہ آپ کو دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، صاحب! ہم غریب senators ہیں، پی آئی اے

والوں کو یہ بھی لکھیں۔ جو خط لکھیں گے اس میں دو لفظ یہ بھی لکھ دیں کہ senators پر تو ظلم نہ کرو۔

جناب چیئرمین، نہیں، وہ کسی passenger پر بھی نہیں ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، یہ معاملہ تو ضرور take up کریں کیوں کہ مولانا فرما رہے ہیں کہ میری بیگم تو طلاق demand کر رہی ہے اس وجہ سے۔ جناب، یہ بڑا serious معاملہ ہے۔ آپ نے سنا نہیں، انہوں نے بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین، اچھا! تو یہ بڑی پریشانی کی بات ہے۔ جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ آپ اس اجلاس کو prorogue کریں، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ تین چار چیزیں بڑی تشویشناک ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اجلاس prorogue کرنا ضروری ہے اس لیے کہ ہمارے ملک کا ایک پورا حصہ مصیبت میں ہے، بہت بڑی مصیبت ہے---- اظہار یکجہتی کے طور پر ہمارے لیے ضروری ہے کہ اراکین بھی وہاں پر جائیں اور ہم ان کے لیے جو امدادی کام ہیں، ان کے لیے وقت دے سکیں۔

تین چار چیزیں آپ کے نوٹس میں لانا ضروری ہیں۔ ایک تو پورے اجلاس کے دوران، آپ نے دیکھا، ہم نے اس کو disturb نہیں کیا اور ہم نے یہ چاہا کہ کارروائی چلتی رہے اور یہ اجلاس معنی خیز ثابت ہو۔ ہماری طرف سے participation جس حد تک ہو سکتی ہے ہو اور کوئی مداخلت نہ ہو لیکن جو حکومتی عدم دلچسپی آپ کے سامنے آئی ہے، میں پھر کہوں گا کہ میں اگر کوئی اعتراض کرنا چاہتا تو میں روز اس اجلاس کو ملتوی کرواتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس اجلاس میں حکومت کی دلچسپی قطعی طور پر کوئی نہیں تھی اور کوئی Minister نہیں تھا سوائے کاکڑ صاحب کے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مہربانی ہے، یہ تشریف لے آتے ہیں، لیکن جو دلچسپی ہونی چاہیے اور سنجیدگی ہونی چاہیے، جس پر میں معترض ہوں، پچھلے سات آٹھ ماہ میں غیر سنجیدگی کی

وجہ سے ملک کے اقتصادی حالات اس طرح بگڑے کہ سترہ ارب ڈالر کا reserve پتا نہیں کدھر چلا گیا اور ایک دم اتنا بڑا بحران آیا۔ یہ صرف اور صرف غیر سنجیدگی ہے۔

پورے چار ماہ تو یہ فیصلہ نہیں کرسکے کہ اس اہم ترین عہدے کے لیے minister کون ہوگا۔ وزیر خزانہ انہوں نے ultimately ایک شخص کو ادھار منگوایا ہے اور اس نے آتے ہی ہم پر IMF تقریباً مسلط کر دیا ہے۔ رات جو آپ نے ان کی final wind up speech سنی اس میں انہوں نے آپ کو نہیں بتایا لیکن آج کے اخبارات بتا رہے ہیں کہ 48 گھنٹوں کے اندر IMF پاکستان کا control سنبھال لے گا۔ یہ وہ اندوہناک واقعہ ہے کہ ہم اس ملک کو دس سال پیچھے لے کر جارہے ہیں۔ جس ادارے سے اس قوم نے اپنی جان مشکل سے چھڑائی اور برس ہا برس لگے جان چھڑانے میں وہ پھر اس ملک پر مسلط ہو رہے ہیں۔

جناب! ایک تو IMF کے پیکج پر ایک اجلاس ضرور بلوائیں اور آج اس کا فیصلہ کریں -----

(ڈیسک بجائے گئے)

اور وہ پیکج جب تک اس House کے اندر discuss نہ ہو' اس کی منظوری نہ دی جائے۔ یہ اس House کا تقدس ہے کہ اگر یہ مطالبہ کرے کہ IMF کا پیکج قبول نہ کیا جائے' تو نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس House کی sense یہ ہے کہ IMF کا پیکج اس کے اندر discuss ہو اور اس کے بعد اسے قبول کیا جائے وگرنہ نہ کیا جائے۔

جناب! دوسری بات' آج یہ فیصلہ بھی کر کے اٹھیں کہ اس قسم کی وارداتیں اب نہیں چلیں گی۔ یہ دادو شوگر ملز والا مسئلہ آج decide کریں' یہ House decide کرے کہ اس کو فوری طور پر روکا جائے۔ یہ کام ہم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ طریقہ کار' یہ favour قطعی طور پر نہیں چلے گا۔ حکومت سندھ کو اس کی اطلاع دی جائے اور اس House کا پیغام ان کو دیا جائے کہ وہ فوری طور پر اس کارروائی کو روکیں اور یہ ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے اوپر انکوائری قائم کی جائے تاکہ معاملات آگے بڑھنے کی بجائے یہ واردات رک سکے۔

تیسری بات میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ قادر پور گیس فیلڈ کے معاملے کو بھی آپ کمیٹی کے سپرد کریں اور sort out کریں کہ اس میں کیا ہو رہا ہے اور اس کی privatization

کیوں کی جا رہی ہے۔ یہ قوم اور ملک اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ اس موقع پر اتنا بڑا کام کیا جائے جو کہ سراسر ملک اور قوم کے نقصان میں جائے گا۔

چوتھی بات جناب ! ایک اطلاع اور بھی مل رہی ہے کہ نیشنل بنک آف پاکستان کے 26% shares کسی ملک کو فروخت کیے جا رہے ہیں - اس معاملے کو بھی اس ایوان کے اندر زیر بحث لایا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اس کے کیا نقصانات ہوں گے اور ملک اور عوام پر اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کا جو مرکزی بنک ہے۔ اس ایوان کی مرضی کے بغیر اور اس کے معزز اراکین کے ساتھ discuss کیے بغیر اتنا بڑا فیصلہ، ہم جمہوریت کے دعوے داروں سے یہ توقع نہیں رکھتے۔ ابھی میاں رضا ربانی صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم ہر فیصلہ اس ایوان کے اندر کریں گے اور پارلیمان کے اندر کریں گے تو پھر یہ فیصلے جن کا میں تذکرہ کر رہا ہوں یہ اس ایوان کو بغیر اطلاع دیے اور بغیر discuss کیے کیسے ممکن ہو سکتے ہیں۔ اس معاملے کو فوری طور پر اس ایوان کے اندر زیر بحث لایا جائے۔

اس کے علاوہ جناب KESC کے متعلق بھی اطلاعات آ رہی ہیں کہ اس کو دوبارہ sale out کیا جا رہا ہے تو یہ جو پہلے sale out ہوا اس کا کیا فائدہ ہوا، کیا نقصان ہوا، کتنے بڑے بحران آئے اور کتنا مسئلہ بنا۔ کراچی کے لوگ آج تڑپ رہے ہیں اور ان کے بچے امتحانات نہیں دے سکتے ۔ انہوں نے رمضان شریف پورے کا پورا تڑپ کر گزارا، اذیت میں گزارا، اس کو بھی دیکھا جائے اور اس ایوان کے اندر discuss کیا جائے۔ اس کے بعد یہ ان کے متعلق فیصلے کیے جائیں۔ یہ میری بڑی humble submission ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس جذبے کے ساتھ میں یہ مطالبہ کر رہا ہوں، اسی جذبے کے ساتھ حکومت توجہ دے گی۔ آج میاں رضا ربانی نے تازہ تازہ اس ایوان کے اندر جس جذبے کو دہرایا ہے وہ جذبہ روبہ عمل لاتے ہوئے وہ ان سارے issues کو اس ایوان کے اندر لائیں۔ میری جناب سے گزارش ہے کہ ان issues کو agenda item کے طور پر آئندہ اجلاس میں فی الفور--- بلوچستان کی مصیبت میں امداد مکمل ہوتی ہے، ان کی restoration ہوتی ہے اور ان کی rehabilitation کا سلسلہ شروع ہوتا ہے--- تو آپ اس ایوان کو پندرہ دن کے اندر بلائیں تاکہ یہ اہم ترین issues discuss ہو سکیں otherwise اگر یہ چاروں، پانچوں وارداتیں ہوگئیں تو پھر اس ملک کا بس اللہ ہی حافظ ہے۔ پچھلے حکمران جب

جانے لگے تھے تو انہوں نے آخری تقریر میں کہا کہ جناب اب ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ اب نظر آ رہا ہے کہ اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: رحمت اللہ کاکڑ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: شکریہ جناب چیئرمین! پہلے تو میں جناب کامل علی آغا صاحب، قائد حزب اختلاف کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے بارے میں کچھ تعریفی کلمات کہے ہیں۔ جہاں تک حکومتی وزرا یا ارکان کی عدم دلچسپی کی بات ہوئی ہے، آپ کے بہتر علم میں رہا ہے کہ مشترکہ اجلاس تھا لیکن اس کے باوجود بھی right, left Prime Minister or President کے ساتھ جب تشریف لے جایا کرتے تھے تو کابینہ کے کچھ ارکان ساتھ رہے لیکن میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ next session میں maximum وزرا یہاں انشاء اللہ موجود رہیں گے۔ اس کے باوجود بھی ہم یہاں بیٹھے ہیں جو points ہیں وہ نوٹ ہوتے رہے ہیں اور ان تک پہنچائے جائیں گے۔

جہاں تک وزیر خزانہ صاحب اور آئی ایم ایف کے متعلق کہا گیا کہ 48 گھنٹوں میں وہ ملک کا چارج سنبھالیں گے، کل رات مشیر خزانہ اس کی وضاحت کر چکے ہیں کہ جو situation ہوگی وہ ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔ اس پر discussion ہوگی پھر اس کے بعد اس کو دیکھا جائے گا کہ قومی مفاد میں کیا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ 48 گھنٹوں میں یہ ملک آئی ایم ایف کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔

جہاں تک دادو شوگر ملز کے فیصلے کی بات ہے، میں پہلے ایوان کو assure کرا چکا ہوں کہ next meeting میں اس کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

سینیٹر کامل علی آغا: نہیں جناب! جو فیصلہ کیا گیا ہے اس کو روکا جائے۔ یہ رپورٹ نہیں چاہیے۔ یہ ایوان کہتا ہے کہ اس کو فوری طور پر روکیں۔ ہمیں رپورٹ نہیں چاہیے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: قادر پور گیس فیلڈ کے مسئلے کا جہاں تک تعلق ہے اس پر رات کو مشیر خزانہ صاحب نے بات کی ہے، اس کو بالکل national interest کے تناظر میں دیکھا جائے گا پورا جو procedure ہوگا یا ایسی کوئی بات ہوگی تو اس کو اس ایوان کے سامنے رکھا

جائے گا اور جو ایوان کہے گا اس کو حکومت یقیناً consider کرے گی۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! کل رات میں نے یہ issue اس فلور پر اٹھایا تھا اور جناب مشیر خزانہ موجود تھے لیکن انہوں نے اس پر کوئی جواب نہیں دیا۔ ابھی بھی اس بات کو گول کیا جا رہا ہے۔ جناب مال گول نہیں ہونے دیا جائے گا۔ یہ کام نہیں چلے گا۔ وزیر صاحب اس بات کو assure کریں کہ اس کو روکا جا رہا ہے یا نہیں روکا جا رہا ہے۔ یہ reports وغیرہ ہمیں نہیں چاہییں۔

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب! آپ ہاؤس کے جذبات convey کر دیجیے گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، جناب چیئرمین! میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ اگر بات کرنے کا یا جواب دینے کا یہ طریقہ ہے تو دس سال تک مال ہڑپ کرنے والے کس منہ سے بات کر رہے ہیں کہ کیا ہو گا۔ میں صرف اس شعر پر اکتفا کروں گا۔

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

جہاں تک National Bank of Pakistan کے 26 فیصد shares کی بات ہوئی ہے، میں پھر عرض کروں کہ کل رات کو مشیر خزانہ نے اس ایوان کو اعتماد میں لیا۔ صرف ایک بات چل رہی ہے نہ فیصلہ ہوا ہے، نہ یہ طے ہوا ہے کہ کس کو دینا ہے۔ نجکاری کا عمل کافی عرصے سے چل رہا ہے اور اس وقت بھی چل رہا ہے اور national interest میں جو چیزیں ہو رہی ہیں ان کو روبہ عمل لایا جائے گا۔ پوری پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ یکطرفہ طور پر کوئی بات نہیں ہوگی، وہ دن گئے کہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر فرد واحد فیصلے کیا کرتا تھا۔ اب سب کچھ آپ کے مشورے سے ہوگا، آپ کو اعتماد میں لیا جائے گا، آپ کی قیمتی آرا کو اس میں شامل کیا جائے گا۔

سینیٹر کامل علی آغا، سترہ ارب ڈالر ہڑپ کر کے اب ہمیں جناب لفاظی سے تو تسکین نہیں ہوگی۔ جناب چیئرمین! اب یہ پوزیشن آ گئی ہے کہ ہمارے دوست جو ہیں، کنگال رہنا تو میرے خیال میں اتنی بڑی مصیبت نہیں تھی جتنی بڑی ذلت اس بات کی ہے کہ ہمارے دوست ہمیں نقد روپیہ دینے کے لیے تیار نہیں ہیں---

(مداخلت)

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: سترہ ارب روپے کہاں اور کیسے غائب ہو گئے۔ جناب والا! جب ان کی حکومت کی کایا پلٹی گئی، عوام نے ان کو مسترد کیا تو سب سے پہلے جب ہم سعودی عرب گئے تو انہوں نے کہا کہ جناب یہ مسلم لیگ (ق) کی حکومت کے چھ ارب کے cheques ہیں جو انہوں نے ہم سے deferred payment پر تیل لیا تھا، پیسے اپنے پاس رکھے تھے اور ہمیں نہیں دیے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے کے لیے ہمارے پاس جواب نہیں تھا۔ یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں، کیا بات کرتے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: انہوں نے جو points raise کیے ہیں ان کا جواب دے دیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: یہ کیسے بات کرتے ہیں، یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! کیا یہ سوال و جواب کا مرحلہ پھر شروع کر دیا گیا۔ پھر ہم بھی سوال کریں گے۔

جناب چیئرمین: گورنمنٹ کا منسٹر موجود ہے وہ اگر جواب دینا چاہے تو دے دیں۔ آغا صاحب کی speech کو تو انہوں نے wind up کر لیا۔ اگر منسٹر جواب دینا چاہے تو میں کیا روک لوں۔ جی بلور صاحب۔

جناب غلام احمد بلور (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب چیئرمین! ہمارے ضلع بونیر سے قومی اسمبلی کے ممبر متین خان ابھی وفات پا گئے ہیں اس کے لئے دعا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، عبدالخالق پیر زادہ صاحب! متین خان کے لئے دعا کریں۔

(اس موقع پر مرحوم کے لئے دعا کی گئی)

جناب چیئرمین: بلور صاحب! پورا House تعزیت کرتا ہے آپ مہربانی کر کے ان کی فیملی تک بھی یہ پہنچائیں۔ سینیٹر کوثر فردوس صاحبہ! مختصر رکھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: جناب! آصف علی زرداری صاحب کا جو خطاب ہوا تھا،

میں ان کے خطاب کے حوالے سے چند باتیں یہاں پیش کرنا چاہتی تھی۔ جناب! پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حکومت کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ معاشی صورتحال ہے۔ کوئی بھی منتخب حکومت ایسے حالات میں کہ اس کے عوام بھوک کا شکار ہوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ جناب! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جس کو انہوں نے acknowledge کیا مگر اس کے حل کے لیے جو انہوں نے تجویز دی ہے میرا خیال ہے کہ وہ اس کا کوئی موثر حل نہیں ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہوں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ اسلامی ریاست کا ایک خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم' جناب! میں سمجھتی کہ یہ ہم سب کے لئے بھی بڑی اہم بات ہے جو ہمیں دہرانی چاہیے۔ شاید کچھ ہمارے عملوں میں تبدیلی ہو سکے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے قریب تھے تو ان کا کل اثاثہ ایک لکڑی کا پیالہ' ایک تکیہ جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی' کھری چارپائی تھی اور ایک حجرہ جس کے اندر وہ مسجد نبوی کے ساتھ مقیم تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج شاید ہمارے جو نوکر اور ان کے نوکر اور ان کے نوکر ہیں شاید وہ بھی اس سے زیادہ اثاثہ رکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے مثالیں یہ ہیں۔ ہمیں بھی ان کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور وہ پہلا بندہ جس کو رجوع کرنا پڑے گا اس مثال کے لئے وہ' وہ ہے جو یہ کہہ رہا ہے کہ معاشی مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے اور جو اس وقت پوری قوم کے لئے رول ماڈل ہے کہ ان کا طرز عمل کیا ہوتا ہے۔

جناب! دوسری مثال حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ہے کہ جب وہ آئے تو جتنی جائیدادیں ان کے رشتہ داروں نے بنا لی تھیں انہوں نے وہ ساری رجسٹریاں اور کاغذات پکڑے اور وہ پھاڑتے جاتے تھے اور ڈھیر لگاتے جاتے تھے۔ خاندان کے بزرگوں نے ایک خاتون کو بھیجا کہ اس کو منع کرو یہ تو ہماری ساری جائیدادیں پھاڑ دے گا تو انہوں نے کہا کہ تم نے منصب پر بیٹھ کر ناجائز جائیدادیں ہتھیائی ہوئی تھیں۔ یہ جائز نہیں تھیں' میں ان کو ختم کر رہا ہوں۔ جناب! یہ بھی ایک مثال ہے اس غربت اور اس معاشی بدحالی کو ختم کرنے کی۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ساری قوم یہ دیکھ رہی ہے کہ اثاثے جو باہر ہیں وہ دینے نہیں ہیں کسی غریب کو صرف اپنے ملک کے بینکوں میں منتقل کرلیں اور حکومت ان کی ہے۔ پورا ملک ان کے اپنے ہاتھ میں ہے تو کیا مسئلہ ہے۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

کہ اپنے اثاثے یہاں پر منتقل نہیں کئے جا سکتے اور ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ IMF سے قرضہ لئے بغیر زندہ ہی نہیں رہا جا سکتا۔ جناب! میری گزارش یہ تھی کہ اپنے اثاثے ادھر لے آئیں۔ دوسرا یہ وقت تھا کہ اس وقت صدر صاحب خود اعلان کریں کہ میرے جو اخراجات ہیں، تنخواہ ہے اور جو اتنے بڑے بڑے محل بنائے ہوئے ہیں، جناب! ان کو کیوں کم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان کے اخراجات کم از کم ۵۰ فیصد ہی کم کر دیں۔ ہم زیرو پر لانے کا نہیں کہتے۔ ۵۰ فیصد ہی کم کر دیں۔ میں اپنے بارے میں بھی یہی کہتی ہوں کہ ہماری یہاں حاضریاں لگتی ہیں۔ کم از کم چھٹی والے دن کا اور جب جمعے کے ساتھ ہفتے کی چھٹی ملا دی جاتی ہے، اس کا جو اعزازیہ ہمیں ملتا ہے وہ تو ضرور ختم کر دیا جائے کہ ہم کچھ ان لوگوں کو منہ دکھانے کے قابل ہوں جن کے ہم نمائندے ہیں۔

جناب! دوسری بات۔ مجھے اس پر بھی قلق ہوا جو انہوں نے بھارت کے ساتھ دو طرفہ تعلقات کی اہمیت کے ذیل میں ذکر کیا، میں زور اس پر دیتی ہوں کہ کشمیر کے مسئلے کا ذکر کیا جائے۔ جناب! کشمیر کا مسئلہ ایک ذیلی مسئلہ نہیں ہے کہ وہ بیچ میں آئے اور اس کے شروع میں بھارت کے ساتھ تعلقات کی بات ہو اور آخر میں بھی بھارت کے ساتھ تعلقات کی بات ہو۔ میں اس تعلقات پر کچھ نہیں کہتی۔ ٹھیک ہے آپ ان کو بہتر کیجیے۔ ہمسائے ہیں اور ہم نے یہیں پر رہنا ہے لیکن لاکھوں مسلمان وہاں پر شہادت پا چکے ہیں۔ ۴۰ تک وہ ان قراردادوں کی روشنی میں اقوام متحدہ سے بھیک مانگتے رہے، پھر انہوں نے اپنی مسلح جدوجہد شروع کی۔ پاکستان نے ہمیشہ ان کی اخلاقی اور سیاسی حمایت کی ہے۔ آج ہم نے اس سے بھی ہاتھ اٹھا لیا اور کہا کہ بھارت کے ساتھ جو مسائل ہیں ان میں سے ایک مسئلہ کشمیر کا بھی ہے۔ ہمیں اس کو حل کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ انداز بیان بالکل ان مسلمانوں کی، ان شہیدوں کی اور ان لوگوں کے دل دکھانے والا طرز عمل ہے۔ ہمیں ایک strong stand کم از کم اتنا جتنا ہم پہلے لیتے تھے، وہ ہمیں لینا چاہیے اور اس پر ہمیں قائم رہنا چاہیے۔

جناب! تیسری بات ہمیں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے فتنے کو سر اٹھانے سے پہلے ہی کچلنے کی کوشش کرنی ہے۔ جناب! یہ بھی آج کے دور کا شاید ایک فیشن بن گیا ہے مسلمانوں

کے لئے کہ وہ خود کو دہشت گرد ثابت کریں۔ اب میں نہیں سمجھتی کہ جو چند مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ دہشت گرد ہیں اور ہمیں انہیں ختم کرنا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس گروپ سے کیسے الگ کرتے ہیں۔ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ دنیا کے کاغذوں میں وہ مسلمان ہیں، خواہ وہ PPP کے مسلمان ہوں، خواہ وہ جماعت اسلامی کے مسلمان ہوں، خواہ وہ elite کلاس کے مسلمان ہوں اور خواہ وہ دین پر عمل نہ کرنے والے مسلمان ہوں مگر وہ مسلمان ہیں۔ دنیا کی نظر میں دہشت گرد مسلمان ہیں اور آپ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ جناب! میری گزارش یہ ہے کہ ان terminologies اور ان اصطلاحات کا اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے استعمال اور ان کو اپنے اوپر لاگو نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں ان اصطلاحات کی ایک تاریخ ----

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جی بہتر ہے۔ اس کی تاریخ پہلے متعین کریں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں۔ اس میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ خود کش حملہ آور معصوم لوگوں کو مارتا ہے اور ختم کرتا ہے۔ جناب! میں اس سے agree کرتی ہوں اور میں کبھی بھی خود کش حملے کی حمایت نہیں کرتی، لیکن جناب! کیا فرق ہے اور ہم کیوں نہیں ان کو بھی دہشت گرد کہتے جو جنگی طیاروں کے اوپر بمبارمنٹ کے ذریعے سے آکر میزائل اور بم پھینکتے ہیں؟ کیا اس میں معصوم جانیں نہیں جاتیں؟ خود کش حملہ ایک جان اپنی قربان کرتا ہے اور اپنے ساتھ ایک بم لے کر آتا ہے اور جتنے ۴۰، ۵۰ لوگ ہوتے ہیں ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ جنگی جہازوں والے دہشت گرد جناب! یہ بار بار آتے ہیں، یہ ایک دفعہ بم برسا کے جاتے ہیں اور بہت سارے معصوموں کی جان ختم کرتے ہیں اور دوبارہ جب reload کرتے ہیں اور خود یہ محفوظ رہتے ہیں۔ یہ دہشت گرد نہیں ہیں؟ یہ بھی دہشت گرد ہیں۔ ہمیں انصاف کے ساتھ terms کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ جرأت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے کہ غلط کو غلط کہہ سکیں اور صحیح کو صحیح کہہ سکیں۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب چیئرمین، جی، اب ختم کریں تاکہ اجلاس کو prorogue کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! یہ بھی کہا گیا کہ خواتین کو انصاف کی فراہمی

ممکن بنائے بغیر کوئی ترقی ممکن نہیں۔ یہ بھی بڑی اچھی بات ہے کہ خواتین کو بہتر مقام دلانے کے لئے فکر مندی ہے اور وہ اس کے لئے کوشاں ہیں مگر فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ سرکار کی طرف سے دی جانے والی کوئی بھی الاٹمنٹ' مالی امداد یا اراضی صرف خواتین کے نام پر ہی دی جائے گی۔ جناب! میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں حقوق چاہییں اور ہمیں اپنا مقام چاہییں مگر اسلام کے دیے ہوئے حقوق اور مقام چاہییں' مغرب کے دیئے ہوئے ہمیں حقوق اور مقام نہیں چاہییں۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

اب جو بھی اقدام کئے جائیں ان سے اگر ایک معاشرے کے اندر ردعمل پیدا ہوتا ہے' عورتوں کے خلاف ایک نفرت پیدا ہوتی ہے تو میں نہیں سمجھتی کہ وہ کوئی حقوق ہیں۔ اس وقت بہت اہم یہ بات ہے کہ ہیلری کلنٹن کو جو ووٹ نہیں ملے وہ اس وجہ سے نہیں ملے کہ وہاں پر عورت کے خلاف بے جا حقوق اور حمایت کی بنا پر اتنی نفرت پیدا ہو چکی ہے' انہوں نے کہا کہ صرف اس کا ایک قصور ہے کہ یہ عورت ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں وہ حقوق تو دیئے جائیں جو اسلام ہمیں دیتا ہے' مگر ہمیں ان حقوق کی کوئی ضرورت نہیں جو امریکہ کے معاشرتی ماحول کے مطابق اور ان کو خوش کرنے کے لیے ہمیں نوازا جا رہا ہے۔

جناب والا! آخری بات صرف یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت تشکیل پاتے ہی انہوں نے میڈیا دوستی کا اظہار کیا۔ تمام نجی نیٹ ورکس کو نشریاتی آزادی فراہم کی گئی ہے۔ جناب بڑی اچھی بات ہے آزادی فراہم کی جائے مگر میں توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ آپ کے دستور کی دفعہ 37 کی ذیلی شق G میں ہے کہ prevent printing, publication, circulation and display of obscene literature and advertisement تو جناب ایسے اشتہارات اور ایسے literature کی publication اخبارات کے اندر شائع ہونا' اس پر بھی ہمارے صدر صاحب کو نظر کرنے کی ضرورت ہے کہ جو ہمارا میڈیا ہماری اخلاقی اقدار کو ملیامیٹ کرنے پر لگا ہوا ہے اس کے لیے بھی کوئی custodian ہونا چاہیے کہ ان قدروں کی حفاظت کے لیے کوئی کھڑا ہو۔ جناب آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، میں ہاؤس سے تھوڑی راہنمائی اور تعاون چاہوں گا کہ میں نے نام بلائے تھے اور وہ ممبران موجود نہیں تھے۔ ان میں سے دو یہاں ابھی بولنا چاہتے ہیں' ان کو بول لینے دیں پھر prorogue کرلیں۔ آغا صاحب دو ساتھی ہمارے اس وقت موجود نہیں تھے جب میں نے نام بلایا' اب وہ بولنا چاہتے ہیں اگر وہ بول لیں تو اس کے بعد prorogue کرلیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب اور جمال لغاری صاحب کہہ رہے تھے۔ جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ نے صبح میرا نام بلایا اور میں یہاں پر نہیں تھا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ دو یا تین منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ دو چیزوں نے مجھے بڑا متاثر کیا' میں صرف ان پر بات کروں گا۔ صدر پاکستان جناب زرداری صاحب نے کہا کہ The people of Pakistan have great hope and expectations from this Parliament. اب اپوزیشن کی طرف سے جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے' جس میں دادو شوگر مل' پٹ فیڈر اور نیشنل بنک۔ اس ایوان کے تقدس کو قائم رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے۔ میں coalition حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے حکومت سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ حقائق کو سامنے لایا جائے تاکہ الزام تراشی جس طرف سے بھی آئی ہے اس کے حقائق کا پتا چل سکے۔ چونکہ اجلاس کافی دیر سے آئے گا' مہینے' ڈیڑھ مہینے کے بعد آئے گا' میرے خیال میں in writing اگر حکومت ان ساری باتوں کے جوابات سارے سینیٹرز کو' پارلیمنٹ کے ممبران کو بذریعہ ڈاک بھیجیں تو میں سمجھوں گا کہ وہ اپنا فرض بڑی خوش اسلوبی سے پورا کر رہے ہیں۔ میری یہ پہلی گزارش تھی۔

دوسری بات یہ کہ محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کی سیر حاصل suggestions کے بعد میرے ضمیر نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا کہ میں اس ایوان کی طرف سے جناب آصف علی زرداری صاحب کو یہ گزارش کروں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طریقے سے unprecedented vote اللہ تعالیٰ نے' اس جمہوریہ پاکستان کے پارلیمنٹرین نے دیئے ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ نے اپنی حیثیت سے مہاتیر محمد اور نیلسن منڈیلا کے کردار کی طرح قوم کو اس بھنور سے جو

آپ کو ورثے میں ملے ہوئے ہیں---' میں بار بار کہہ رہا ہوں۔ آپ کو یہ جو بحرانوں کے بھنور ورثے میں ملے ہیں' اس سے نکالنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو ذاتی طور پر ایک بڑی عظیم ہستی کا کردار ادا کرنا پڑے گا۔ All Pakistanis living in the whole world are looking up to Asif Zardari and there is a deficiency of the credibility.

Everybody see today اس سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو ایک ایسی مثال پیدا کرنی پڑے گی جس طرح جناب ڈاکٹر صاحبہ نے نشاندہی کی کہ عمر بن عبدالعزیز۔ جناب میں تاریخ کا ایک واقعہ بیان کروں گا کہ مجھ جیسا انسان ان کے غلام کے برابر کردار ادا نہیں کر سکتا لیکن ضروری بات ہے کہ آصف زرداری صاحب کو وہ کردار ادا کرنا پڑے گا تب ملک اتنے بڑے بھنور اور بحرانوں سے نکلے گا۔ ایک crisis نہیں جس کا میں ذکر کروں۔ سلیمان بن عبدالمالک کا یہ داماد تھا۔ کردار ہونے کے ساتھ اتنا خوش پوش تھا کہ جب بھی وہ کہیں جایا کرتا تھا تو کئی اونٹ ان کے ذاتی لباس اٹھایا کرتے تھے۔ جب ان کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ہر چیز بیت المال کے اندر جمع کروا دی اور زوجہ محترمہ سے کہنے لگا کہ آپ نے یہ سارا زیور بیت المال میں جمع کروانا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی بیوی نے گزارش کی کہ یہ انگوٹھی مجھے نکاح پر میرے والد محترم جو خلیفہ تھے انہوں نے پہنائی ہے کم از کم یہ نشانی چھوڑ دیں' خلیفہ نے کہا کہ نہیں میں گورنر تھا' میں حاکم تھا آج میں محکوم ہو چکا ہوں اس لیے کہ میں خلیفہ بن چکا ہوں۔ جناب والا! دنیا نے دیکھا کہ اتنی بڑی سلطنت میں سوا دو سال کے اندر زکوۃ لینے والا کوئی نہیں تھا۔ آج پوری پاکستانی قوم آصف زرداری صاحب سے یہ تقاضا کر رہی ہے کہ ان کو unity کا character دکھانے کے لیے ذاتی طور پر ایک ایسا عمل کرنا چاہیے جو ہر چیز سے مبرا ہو۔ جس کا کوئی انسان سوچ نہ سکتا ہو کہ کیا یہ انسان اتنی بڑی قربانی دے سکتا ہے' اس لیے کہ اس قوم نے زرداری صاحب کو ایک بہت بڑا اعزاز دیا ہے۔ اس قوم نے ان پر بہت بڑا اعتماد کیا ہے۔ اس اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے اور ان کو جو ورثے میں بھنور ملے ہیں' اس سے نکالنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو تمام ذاتی اخراجات کو چھوڑنا پڑے گا۔ میں پھر بار بار کہہ رہا ہوں کہ ذاتی قربانیاں دے کر credibility کو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو لانا ہوگا جس کی طرف یہ ساری قوم دیکھ رہی ہے۔ میں دعا کروں گا کہ میرا پروردگار ان کو یہ سعادت دے۔ ان کو یہ توفیق دے کہ میرے اس ملک کی نیا کو

پار لگائیں جس کے لیے آج ہمارے سارے پاکستانی اندرون ملک اور بیرون ملک آنکھیں اٹھا کر دیکھ رہے ہیں اللہ کرے کہ ان کو اس میں کامیابی حاصل ہو۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ سردار جمال خان لغاری ۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا احسان مند ہوں اور اپنے تمام مقدس بھائیوں کا اور لیڈیز کا' ان تمام کا جو اس ایوان کے ممبران ہیں میں ان کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے آج مجھے اجازت دی کیونکہ آپ آج اجلاس ختم کر رہے تھے۔

جناب والا! اپنی تقریر کو کہاں سے شروع کروں اور اس کے اختتام کا جب میں تصور کرتا ہوں کہ مجھ ناچیز کا وجود جناب علی احمد کرد صاحب جو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ابھی نومنتخب صدر ہیں اور میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جس طرح ان کا وجود جذبات میں آ کر لرز جاتا ہے تو میرا بھی وجود اس وقت اس کے اختتام کا سوچ کر لرز رہا ہے۔ جناب میں اپنے آپ کو ان چند خوش قسمت عوامی نمائندگان میں تصور کرتا ہوں جنہوں نے جناب زرداری صاحب کی تقریر نہیں سنی۔ میں اپنے آپ کو آج ان بدنصیب عوامی نمائندگان کی فہرست میں سمجھتا ہوں جہاں پر میرے لیے ناگزیر ہوگیا تھا کہ ان کی تقریر پڑھوں۔ تقریر پڑھی تو صرف اسی مقصد کے لیے کہ برے کو برا کہنے کی کم از کم جسارت ضرور کروں۔ وہ آج مجھ سے زیادہ طاقتور اور زور آور ہیں۔ ان کا راستہ تو میں نہیں روک سکتا لیکن اس ایوان بالا میں برے کو برا ضرور کہوں گا۔

جناب والا! یہ وہی جماعت ہے جس کا میں سوشل ایکشن بورڈ ضلع ڈیرہ غازیخان کا چیئرمین رہ چکا ہوں جو اس وقت برسراقتدار ہے۔ یہ وہی جماعت ہے جس کا بانی شہید ذوالفقار علی بھٹو آج بھی میرا آئیڈیل ہے۔ یہ وہی جماعت ہے، محترمہ شیری رحمٰن غور سے سن رہی ہیں، میں ان کا بھی احسان مند ہوں، یہ وہی جماعت جس کا نعرہ روٹی کپڑا اور مکان تھا۔ بھٹو صاحب نے اس کو شرمندہ تعبیر بھی کیا تھا لیکن مجھے اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ بلند کرنے والوں سے روٹی کپڑا مکان دینے کی قلعی اتنی جلدی کھل جائے گی۔ ہم سمجھتے تھے کہ سترہ کروڑ عوام کے لیے، غریبوں کے لیے خاص طور پر عوامی تندور کھل جائیں گے جہاں

پر غریبوں کو مفت روٹی مہیا کی جائے گی۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہر تن کو ڈھانپا جائے گا۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہر غریب کو ایک خوبصورت آشیانہ ملے گا۔ غربا نے شہید ذوالفقار علی بھٹو کی دختر جناب شہید محترمہ بے نظیر صاحبہ کی شہادت کے لہو پر لبیک کہتے ہوئے ان کو ووٹ دیا۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : ان کی جماعت کو ووٹ دیا مگر نو مہینے کے اندر، نو مہینے کے اندر تو بہت بڑی بڑی خوشخبریاں آجاتی ہیں۔ ہم نے اس امید سے، امید سے دنیا چلتی ہے، کہ جناب خوشخبری آئے گی۔ عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے شروع ہو جائیں گے لیکن انہوں نے تو غریب کے منہ سے نوالہ چھین لیا۔ جب آپ اپنے آپ کو اس کیفیت کے اندر ڈالیں اور دیکھیں کہ آپ کا چھوٹا معصوم بچہ جو پہلے، آٹے سے اس کی ماں گوندھ کر اس کو دو وقت کی روٹی مہیا کرتی تھی اب وہی ماں مجبور ہو کر، ہمارے غریب علاقوں میں اب وہ اس آٹے کا دلیہ بناتی ہے تاکہ اپنے آٹھ آٹھ، سات سات بچوں کو تھوڑا سا صرف چٹا سکے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں، دو منٹ میں ختم کریں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : جناب میری تقریر بہت لمبی ہے۔

جناب چیئرمین، اتنا وقت نہیں ہو گا۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : آپ مجھے کتنا وقت دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، دو منٹ اور ہیں کیونکہ سب کو اتنا ہی وقت ملا ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : ابھی تو جناب دو روٹیاں گئیں ہیں، میں تو ابھی کپڑے کی بات کروں گا، پھر میں مکان کا تصور دوں گا، پھر میں آئی ایم ایف کی باتیں کروں گا۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی : آپ آئی ایم ایف کی بات کریں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : اب کپڑا کیا کفن کے لیے بھی کپڑا نہیں ملے گا۔

جناب چیئرمین: پھر یہ ہے کہ اب جب next time session ہوگا تو اس پر آپ continue کر لیں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، اس میں آپ مجھے continue کا موقع دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں دیکھتا ہوں کہ وہ ہاؤس کے اوپر ہے کیونکہ موقع مل چکا ہے تو تین منٹ میں آپ ختم کر لیں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے صرف ایک بات کہوں گا کہ کل مشیر خزانہ جناب شوکت ترین صاحب نے بیانگ دہل دو تین انتہائی (xxx) کی باتیں کی ہیں کہ ہماری معیشت، ہماری اقتصادیات، ہمارے ملک پاکستان کی سالمیت کو شدید خطرہ ہے۔ انہوں نے یہ بات کی کہ جرمن چانسلر اور جرمن وزیر خزانہ، کس کا انہوں نے بولا۔ Foreign Minister نے کہا ہے کہ پاکستان دیوالیہ ہونے کے قریب ہے اور کل کے حوالے سے چھ دن، آج کے حوالے سے پانچ دن رہ گئے ہیں کہ پاکستان default کر جائے گا۔ جرمن کو چھوڑ دیں، موصوف مشیر خزانہ خود فرماتے ہیں کہ اگر ہم لوگوں نے فوری طور پر فیصلہ نہیں کیا تو پندرہ دن میں ہم default کر جائیں گے، جب مشیر خزانہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ پندرہ دن میں default کر جائیں گے۔ تو پھر آپ کا کیا خیال ہے کہ سرمایہ کاروں کا confidence level کیا ہوگا جن سے آپ expect کر رہے ہیں کہ وہ باہر سے سرمایہ لائیں گے، حب الوطنی کا ثبوت دیں گے۔ there will be a run on the banks, sir اور جب run on the banks ہوتا ہے تو اس وقت افراتفری کی ایک ایسی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے ساتھ جو اڑتالیس گھنٹے کہہ رہے ہیں کہ بہت اہم ہیں اور اس میں لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے اور وہ فیصلہ کن تقاضوں پر کرنا ہے، یہ تو صرف جانتے ہیں، ایک بینکر ہیں۔ He himself acknowledged yesterday that he is not an Economist. اگر یہ Economist بھی نہیں ہیں۔ اگر ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ جو آئی ایم ایف

[(xxx) Words expunged by the order of Mr. Chairman]

ان کو dictate کرائے گا' انہوں نے یہ بھی کہا کہ friends of Pakistan کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے ہیں

they are not willing to put any money in our worst going down economy. They would have some confidence in our economy.

پہلے ان کو آپ level of comfort دیں پھر اس کے بعد وہ ہماری امداد کریں گے اور آئی ایم ایف کے پاس جب آپ as a last resort جائیں گے تو how on earth can you dictate your terms to IMF.

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

Senator Sardar Mohammed Jamal Khan Laghari: IMF will be dictating their own terms to Pakistan and I am afraid that those terms are again going to be heavily influenced by the Western American agenda and that would definitely mean compromises on our national sovereignty. On that note, I conclude that this particular IMF deal should be made transparent, should be made public, should be brought to this Upper House and the National Assembly. There should be a debate on that and then the decision be should be taken. It should not be taken at first place.

پھر یہ کیسے دعویٰ کرتے ہیں کہ جناب ہماری پارلیمنٹ کی بالادستی ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ شیری رحمٰن ، جناب والا! لغاری صاحب کی تقریر میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت پر تنقید کا ایک انبار لگایا گیا ہے۔ یہ تنقید کرنا، حکومت کی پالیسیوں پر نظرثانی کرنا' ان کے بارے میں اقتدار کے ایوانوں میں debate کرنا نہ صرف حکومت بلکہ اپوزیشن کا حق ہوتا ہے لیکن جس طرح انہوں نے آج ذاتی طور پر بات کی ہے' ذاتیات پر آئے ہیں تو میں ان کو یہ بات ضرور گوش گزار کروں--------

جناب چیئرمین، ذاتیات پر نہ جائیں، کوئی اصولی بات ہے تو کریں۔

محترمہ شیری رحمٰن: جناب ذاتیات سے ہٹ کر بات کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے بات کی نو مہینے میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے کیا کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ وہ حکومت ہے جس سے ہمیں یہ توقع تھی کہ تن من دھن، روٹی کپڑا اور مکان سے لوگ نہ صرف endow ہونگے لیکن ہم ایک نئی تاریخ رقم کریں گے۔ لغاری صاحب سے میں صرف یہ کہنا چاہوں گی، ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن احسان فراموشی کی تاریخ تو انہوں نے نئی رقم کی ہے۔ اس سے آگے میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ وہ میں ضرور کہوں گی کہ یہ وہ جماعت ہے، یہ وہ تنظیم ہے جس نے اپنے خون سے پاکستان کی تاریخ بدلی ہے اور پاکستان کو بچایا ہے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بہت دفعہ بچایا ہے۔ اس دفعہ بھی یہ وہی تنظیم ہے جو سامنے کھڑی ہے، سارے بحرانوں کے سامنے اور کوشش کر رہی ہے اور انتھک محنت کر رہی ہے کہ پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لیے ایک مشترکہ اور national consensus evolve ہو بجائے اس کے کہ ہم کھڑے ہو کر اکھاڑ پچھاڑ کریں کہ نو مہینے پہلے قیمتیں یہاں چلی گئیں ہیں۔ چیئرمین صاحب! ہم نہیں کہنا چاہتے کہ نو مہینے میں ہمیں تحفے کیا دیے گئے۔ ہم تسلیم کر رہے ہیں کہ اب یہ سب ہماری ذمہ داری ہے۔ اس ٹوٹے ہوئے شپ کو، اس ٹوٹی ہوئی ناؤ کو، ڈگمگاتی ناؤ کو آگے لے کر جانا ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اسے قبول کر رہے ہیں لیکن یاد رکھیں یہ وہ جماعت ہے جس نے آتے ہی اس طرح تاریخ رقم کی کہ خزانے خالی تھے پھر بھی تاریخ کا سب سے بڑا فلاحی پروگرام Benazir Income Support Programme, 34 billion rupees سے شروع کیا۔ یہ پروگرام جو direct cash transfer کرے گا۔ یہاں اس غربت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ جس طرح آٹے کی قیمتیں بڑھی ہیں، جس طرح دوسری تمام commodities کی international markets میں چیئرمین صاحب! قیمتیں بڑھی ہیں۔ یہ بحران صرف پاکستان کو اس وقت لاحق نہیں ہے۔ یہ صرف پاکستان نہیں ہے جہاں food riots and power riots ہو رہی ہیں لیکن چیئرمین صاحب! معاف کیجئے گا یہ وہ حکومت ہے اور یہ وہ تنظیم ہے جس کی وجہ سے آپ کے ہاں اس وقت سینیٹ میں لائٹیں جل رہی ہیں، آپ کے گھروں میں جو بلب ابھی ٹمٹما رہے ہیں وہ اس حکومت کی وجہ سے ہیں۔ ایک

بھی میگاواٹ' چیئرمین صاحب! پچھلی حکومت نے نہیں پیدا کیا پاکستان میں------

(مداخلت)

محترمہ شیری رحمان: اس بحران کا سامنا بھی ہم کریں گے اور national security کے بحران کا سامنا بھی ہم کریں گے۔

Mr. Chairman: Let us have order in the House.

محترمہ شیری رحمان: اس بحران کا سامنا بھی ہم کریں گے چاہے ہمیں اکیلے کرنا پڑے لیکن پاکستان کو بچانے کی منصوبہ بندی' جرأت سے بحرانوں کا سامنا کرنے کی منصوبہ بندی کریں گے۔ اس کو ہم نہ صرف فلاحی مملکت بنانے کے لیے کوشاں ہیں لیکن جو بات کی گئی ہے کہ یہاں پر Advisor Finance نے کہا کہ پاکستان دیوالیہ ہونے والا ہے۔ میں نے تو کہیں نہیں سنا کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ پاکستان دیوالیہ ہونے والا ہے۔ انہوں نے تو کہیں ایسی بات نہیں کی۔ ٹھیک ہے انہوں نے ایک اپنی briefing دی ہے یہاں پر۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ options ہیں' یہ ہمارے وسائل ہیں۔ اس وقت ہمارے خزانے کا یہ حال ہے۔ وہ ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتے تھے جیسے کہ ان کو چاہیے۔ آپ بتائیے کونسی تنظیم نے پہلے national security پر briefing کروائی ہے۔ یہاں Defence Committee, Kashmir Committee تک میں کوئی نہیں آتا تھا briefing کے لیے جبکہ ہم نے پورے ایوان کو national security پر briefing دلوائی ہے۔ چار چار گھنٹے انہوں نے سوال جواب کیے ہیں۔ ہم سے سوال کرنا تو ان کا حق ہے لیکن سب سے بڑا حق تو ہوتا ہے کہ آپ ملٹری کو بلا کے یہاں پر جواب دیں۔ سب سے کیا ہے' حکومت نے ذمہ داری لی ہے۔ کس حکومت نے پہلے یہ کیا ہے' کس تنظیم نے یہ جسارت اور جرأت کی ہے۔ مجھے یہ جواب دیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کیا ہو رہا تھا؟

جناب چیئرمین: میڈم تشریف رکھیں' prorogation کر دیں۔

محترمہ شیری رحمان: چیئرمین صاحب! اس وقت آپ international حالات اور اپنے خطے اور ملک کے اندر جو حالات ہیں ان کو دیکھ کے بات کریں۔ ہم نے پارٹیاں تبدیل نہیں کیں۔ ہم نے کسی کی احسان فراموشی نہیں کی۔ ایک نظریے کے مطابق شہید محترمہ بے نظیر

بھی اس وقت حالت ہے یہ ان کے وجود کی وجہ سے تھی اور آج بھی یہ تنظیم اپنا سر فخر سے بلند کر کے کہہ سکتی ہے کہ ساری قربانیاں ہم نے پہلے بھی دی تھیں اور پاکستان بچانے کے لیے آج بھی دیں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: I will now read the prorogation orders.

جی کاکڑ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: جناب چیئرمین! فرط جذبات میں Advisor to Finance کے بارے میں ایک لفظ "حماقت سے" استعمال کیا گیا۔ میری گزارش ہے اس کو expunge کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے نہیں سنا وہ۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے وہ expunge کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: I will now read out the prorogation orders. Prorogation Orders received from the President of the Islamic Republic of Pakistan.

"In exercise of the powers conferred by Clause-1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 30th October, 2008."

Sd/

Asif Ali Zardari

President, Islamic Republic of Pakistan.

Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون۔ و سلام علی المرسلین۔ والحمدللہ رب العالمین۔

[The House was then prorogued sine-die]

....